ماہنامہ

نورِ اسلام

شرقپور شریف

فروری 2010ء۔ صفر ربیع الاول 1431ھ

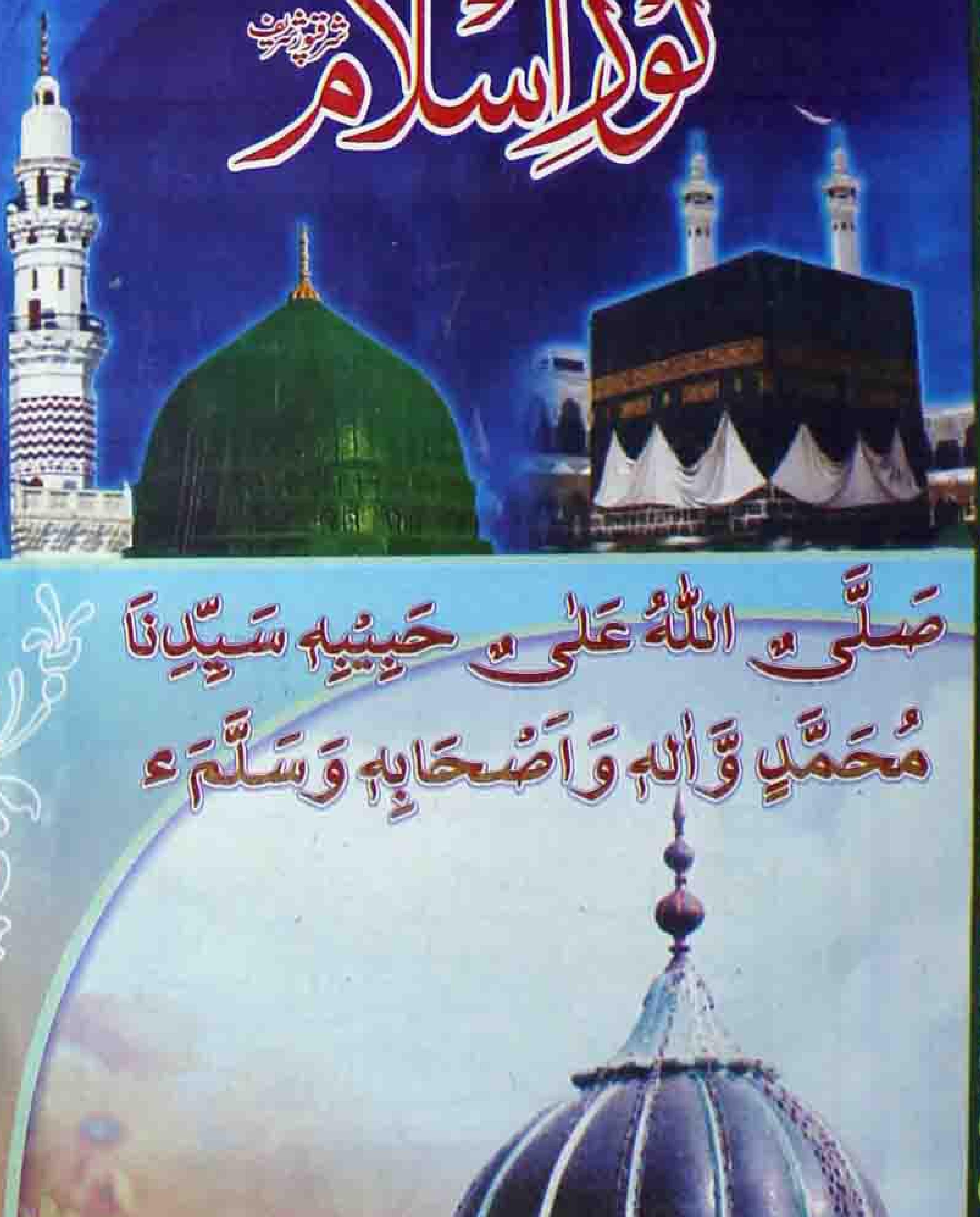

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

Marfat.com

یارب نامۂ اعمال میں لکھ دے گدائے مصطفیٰ ﷺ شیخ کامل شیرربانی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے واسطے

SRRM

شیرربانی رائس ملز

آٹومیٹک پلانٹ سے سیلہ چاول تیار کئے جاتے ہیں

کمپیوٹرائزڈ جدید پلانٹ
پر تیار کردہ اعلیٰ کوالٹی
کے چاول کی خرید و فروخت
کا با اعتماد مرکز

پروپرائٹرز: حاجی محمد رمضان، حاجی محمد شوکت

جڑانوالہ روڈ بچیکی ضلع ننکانہ صاحب

فون نمبرز: (آفس) 056-2721411-2004684-056-2721111
(رہائش) 056-2721111-2721112
(موبائل) 0300-8413842-0300-8465013

Marfat.com

ماہنامہ
نورِ اسلام
شرقپور شریف

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 35، جلد نمبر 55، شمارہ نمبر 2، فروری 2010ء بمطابق صفر المظفر / ربیع الاول 1431ھ

بیادگار

حضرت ثانی لاثانی شہباز لامکانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین اعلیحضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر اعلیٰ
میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
سجادہ نشین: آستانہ عالیہ شرقپور شریف

ناظم دفتر
صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

فی شمارہ ---------- 15 روپے
سالانہ چندہ برائے پاکستان بذریعہ عام ڈاک ------ 150 روپے
بذریعہ رجسٹری ------ 300 روپے
سالانہ چندہ برائے مشرق وسطیٰ، جنوب مشرق ایشیا، یورپ افریقہ 20 امریکی ڈالر
آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید، جنوبی امریکہ، ریاستہائے متحدہ امریکہ 25 امریکی ڈالر

زر معاونت
500 روپے

معاونین خصوصی
1000 روپے

فون شرقپور شریف: 0562591054 فون لاہور 7313356-7225144

مقام اشاعت: آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

خط و کتابت: دفتر ماہنامہ نور اسلام کاشانہ شیر ربانی 5 اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ نزد حضرت داتا دربار لاہور

میاں جمیل احمد شرقپوری پرنٹر پبلشر نے آر زید پرنٹرز 2 کورٹ سٹریٹ 26 لوئر مال لاہور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف سے شائع کیا

Marfat.com

وز بمائے حضرت ثانی غلام اللہ پیر
مرشد اہل طریقت مظہر فیض کثیر
....
وز بمائے آں میاں جمیل احمد صاحب کمال
جامع علم و عمل در خیر و خوبی بے مثال

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی

حضرت امام ربانی

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی

رحمۃ اللہ علیہ

کا سالانہ

ختم مبارک

27، 28 صفر المظفر
13-14 فروری 2010ء بروز ہفتہ اتوار
شرقپور شریف میں منعقد ہوگا

شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

اہل اسلام سے اپیل ہے صفر المظفر کا پورا مہینہ ملک کے گوشے گوشے میں یوم حضرت مجدد الف ثانی منایا جائے

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین

حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی

المعروف ثانی لاثانی

کا سالانہ **ختم مبارک**

17، 18 اکتوبر 2010ء 8-9 ذیقعد بروز اتوار پیر میں شرقپور شریف منعقد ہوگا

شرقپور شریف لاہور جڑانوالہ روڈ پر 32 کلومیٹر اور براستہ موٹر وے فیض پور انٹرچینج سے 20 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے

زیر اہتمام

بانی تحریک یوم مجدد
فخر المشائخ

صاحبزادہ میاں **جمیل احمد شرقپوری**
نقشبندی، مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ
شیر ربانی شرقپور شریف

Ph: 056-2591054-2590791
Mobile: 0300-4243812

المعلن
صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد شرقپوری

Marfat.com

فہرست

ارشاد باری تعالیٰ	ادارہ	4
ارشاد نبوی ﷺ	ادارہ	5
ہماری ترقی کا راز	ادارہ	6
نعت شریف		10
میلادِ مصطفیٰ ﷺ	مولانا الٰہی بخش قادری	11
باعثِ تخلیق کائنات	قاضی محمد نور اللہ نقشبندی	27
روداد عرس حضرت ثانی صاحبؒ	رپورٹ: نعیم عصمت	35
حضرت مجدد الف ثانیؒ	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر	41
اعلیٰ حضرت شیر ربانیؒ	ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری	47
دامانِ فیضِ عام	محمد انور قمر شرقپوریؒ	55
ارشاداتِ شیر ربانیؒ	ادارہ	63
اوقاتِ نماز	ادارہ	64

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ
شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰۤی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ
وَالْاَقْرَبِیْنَ ۚ اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰہُ
اَوْلٰی بِھِمَا قف فَلَا تَتَّبِعُوا الْھَوٰۤی اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ
وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝

اے ایمان والو انصاف پر
خوب قائم ہو جاؤ اور اللہ کے لیے گواہی دو،
چاہے اسمیں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا
یا رشتہ داروں کا۔ جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو
بہر حال تو اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو
خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو اگر تم ہیر پھیر کرو
یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے کاموں
کی خبر ہے۔

سورۃ النساء ۴: ۱۳۵

Marfat.com

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْہِ یَتِیْمٌ یُحْسَنُ اِلَیْہِ وَشَرُّ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْہِ یَتِیْمٌ یُّسَاءُ اِلَیْہِ ۝

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے گھروں میں سب سے اچھا گھر وہ ہے، جسمیں یتیم ہو اور اس سے اچھا سلوک کیا جائے اور مسلمانوں کے گھروں میں سب سے برا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے برا سلوک کیا جائے

ابن ماجہ

Marfat.com

ہماری ترقی کا راز

معاشرہ افراد سے تشکیل پاتا ہے۔ اور معاشرتی سدھار میں افراد بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔۔۔ ہمارا معاشرہ اسلاف کے اعلیٰ اخلاق اور بہتر کردار کا امین ہے۔۔۔ ہماری معاشرتی تاریخ اسلاف کی حق گوئی و بیباکی سے عبارت ہے۔۔۔ لیکن آج کا دور اخلاقی گراوٹ اور بے راہ روی کا دور ہے۔۔۔۔۔۔ فحاشی و عریانیت کا دور ہے۔ اس دور میں اخلاقی تنزلی کو اخلاقی بلندی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ گستاخی و دیدہ دلیری کو جدیدیت کا نام دیا جاتا ہے۔۔۔ اس بے راہ روی کی بنیادی وجہ نئی نسل کی بہتر تربیت سے والدین کی لاپرواہی ہے۔ معلم اخلاق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

کہ "اپنی اولاد کا اکرام کرو اور انہیں اچھے آداب سکھاؤ"۔ (اسلامی اخلاق و آداب ص ۲۱۵ از مولانا امجد علی قادری)

آج ہمارا معاشرہ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کی ثقافتی یلغار کی زد میں ہے۔ جس میں سب سے زیادہ مہلک ہتھیار "ڈش انٹینا" ہے۔ ڈش انٹینا۔۔۔ جس سے ترقی یافتہ ممالک ترقی پذیر ممالک میں اپنی من مانی کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ اپنی ثقافت' اپنی تہذیب و تمدن اور اپنے معاشرے کی جملہ برائیوں میں دیگر ممالک کو بھی شریک کر رہے ہیں۔۔۔۔

ہم تو ڈوبے ہیں صنم' تم کو بھی لے ڈوبیں گے

ڈش انٹینا کی زد میں خصوصاً" نوجوان نسل ہے۔ جس کے ذہن نا تجربے کار اور محدود ہوتے ہیں۔ انہیں جدید تہذیب کے نام پر فحاشی و عریانیت کی دلدل میں دھکیلا جا رہا ہے۔۔۔ انہیں جدید تعلیم کے نام پر مخرب اخلاق لٹریچر فراہم کیا جا رہا ہے۔۔۔۔۔۔ آج سے چودہ سو سال قبل بھی دنیا کی یہی حالت تھی۔ ہر طرف ظلم و ستم اور فحاشی و عریانیت تھی۔ آج وہی دور پھر لوٹ آیا ہے۔ لیکن فرق صرف یہ ہے کہ آج کا دور تعلیم یافتہ و ترقی یافتہ دور کہلاتا ہے۔

Marfat.com

اسلام نے انسانیت کو درس اخوت و محبت دیا ہے...... درس صلح و آشتی دیا ہے...... درس عفت و عصمت اور پاکیزگی دیا ہے...... اگر آج کی دنیا اس درس کو بھلا چکی ہے تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس آفاقی تعلیم کو پھر سے زندہ کریں... تاکہ سسکتی ہوئی انسانیت... مجبور و مقہور لوگ... مرد کی ہوا و ہوس کا شکار خواتین پھر سے اپنے آپ کو محفوظ سمجھیں... ہر طرف امن و آشتی کا دور دورہ ہو... مظلوم لوگوں کی داد رسی کی جائے... ظالم کو ظلم کی سزا دی جائے... اور فحاشی و بدکاری کو حرف غلط کی طرح معاشرے سے مٹا دیا جائے۔

اسی صورت میں فحاشی و عریانیت کا یہ سیلاب مجبوراً" رخ موڑ لے گا... ظلم و ستم کی یہ آگ یقیناً" ٹھنڈی ہو جائے گی۔

مشاہدہ کی بات ہے کہ ہم اپنی معاشرتی زندگی میں مغرب کی تقلید پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ ان کے طور طریقے اپنا کر اپنے آپ کو مہذب کہلواتے ہیں... ان کے نظام معاشرت کو کامل و مکمل سمجھتے ہیں۔ لیکن افسوس! ہم اپنی ماضی کی درخشاں روایات و اخلاقی قدروں کے آئینہ دار تو نہیں بننا چاہتے اور نہ ہی (باوجود یہ کہ مغرب کی تقلید کرتے ہیں) مغرب کے لئے قابل قبول ہوتے ہیں... ہمارا حال تو یہ ہے کہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

یہ دور جدید ٹیکنالوجی کا دور ہے... نئی نئی ایجادات کا دور ہے۔ اس دور میں انسان ترقی کے لحاظ سے عروج پر پہنچ چکا ہے...... لیکن اگر انسانیت کا زیور یعنی بہتر "اخلاق و کردار" ہم نے اپنے وجود پر سے اتار پھینکا ہے تو یہی ترقی ہمارے لئے وبال جان بن سکتی ہے...... آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اپنے اسلامی طرز معاشرت کو دنیا کے سامنے عملی طور پر پیش کریں...... تاکہ گزرا ہوا سنہرا دور پھر لوٹ آئے جس میں دنیاوی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی و اخلاقی ترقی بھی اپنے عروج پر تھی... انسان امن و سکون، باہمی و رواداری سے پاکیزہ زندگی گزارتے تھے... اور یہی انسانیت کی معراج ہے۔

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

بنائے اپنی حکمت سے زمین و آسمان تو نے
دکھائے اپنی قدرت کے ہمیں کیا کیا نشاں تو نے

نہیں موقوف خلاقی تری اس ایک دنیا پر
کیے ہیں ایسے ایسے سینکڑوں پیدا جہاں تو نے

دلوں کو معرفت کے نور سے تو نے کیا روشن
دکھایا بے نشاں ہو کر ہمیں اپنا نشاں تو نے

محمد مصطفےٰ کی رحمۃ اللعالمینی سے
بڑھائی یارب اپنے لطف اور احساں کی شاں تو نے

دیا اپنے کرم سے ریزہ مور ناتواں کو بھی
لگائے گر سلیماں کے لیے نعمت کے خواں تو نے

مئے لاتقنطوا کے نشے میں سرشار رہتا ہوں
سیہ مستوں کو بخشی ہے حیات جاوداں تو نے

(مولانا ظفر علی خان)

Marfat.com

نعت مصطفیٰ ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا ! نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عطا کیا مجھ کو درد الفت کہاں تھی یہ پر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
تجلیوں کے کفیل تم ہو ! مراد قلب خلیل تم ہو !
خدا کی روشن دلیل ہو تم یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے
بشیر کہیئے ، نذیر کہیئے انہیں سراج منیر کہیئے
جو سر بسر ہے کلام ربی ! وہ میرے آقا کی زندگی ہے
شعور و فکر و عمل کے دعوے حد تعین سے بڑھ نہ پائیں !
نہ چھو سکے ان بلندیوں کو جہاں مقام محمدی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عمل کے میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت بس ان کی نسبت میرا تو اک آسرا یہی ہے
کسی کو حالات کیوں بتائیں کسی کو راز داں کیوں بنائیں
تم ہی سے مانگیں تم ہی دو گے تمہارے ہی در سے لو لگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

Marfat.com

دردِ گردہ

اگر پتہ میں یا گردہ میں درد ہو
خواہ پتھری ہو یا نہ ہو
آپریشن کرکے پتہ یا گردہ
باہر نکال پھینکنا کوئی
علاج نہیں ہے

تشریف لاکر مشورہ کریں

حکیم حافظ سلمان احمد خلف الرشید حکیم محمد اشرف
ماہر امراض معدہ جگر و گردہ وغیرہ

مرض اٹھرا

عورت کے لیے
جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا ہے
اگر وقت پر علاج کرلیا جائے تو
یہ مرض فوراً ٹھیک ہو سکتا ہے

۲ بچوں کا ضائع ہو جانا ۱ بچے سوکھ کر مرجانا۔ اور اسی مرض کی وجہ سے
اولاد نہ ہونا ——— آج ہی خط کے ذریعے اپنے حالات لکھ کر دوائی
منگوائیں یا خود تشریف لائیں

عورتوں کے امراض کے ماہر حکیم حافظ سلمان احمد خلف الرشید حکیم محمد اشرف

دواخانہ خاص

بیرون قلعہ مراد بخش۔ ۲۴ مین بازار مزنگ لاہور
فون نمبر۔ ۷۳۵۱۸۱۸

Marfat.com

میلاد مصطفیٰ ﷺ

☆۔علامہ مولانا محمد الٰہی بخش قادری رضوی ضیائی

قرآن کریم کی آیت مبارک کالفظی ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر مبارک ارشاد فرمایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں والسلام علی یوم ولدت اور سلام ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا۔ ویوم اموت اور جس دن مجھ پر موت آئے گی۔ ویوم ابعث حیا اور جس دن میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔

اہل سنت و جماعت پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا کرم ہے' بہت بڑا فضل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے محبوب ﷺ کا باادب غلام بنایا۔ ہم اپنی قسمت پہ جتنا بھی ناز کریں کم ہے۔ ساری خدائی میں عید میلاد النبی ﷺ کی برکتیں اگر کسی کو ملتی ہیں تو وہ صرف اہلسنّت و جماعت ہیں۔

اجڑے وہ شہر جہاں محفل میلاد نہ ہو ہوئے برباد وہ گھر جس میں تیری یاد نہ ہو
قدسیوں میں تو کہیں یہ محفل میلاد نہ ہو آسماں پر کیوں نظر آتے ہیں یہ ستاروں کے چراغ
نام احمد ﷺ کے سوا کچھ بھی مجھے یاد نہ ہو یہ تمنا ہے قیامت میں کہ میں سب کچھ بھولوں

کائنات میں سب سے بڑی خوشی حضور ﷺ کی جلوہ نمائی ہے کائنات کو جتنی خوشیاں ملی ہیں اس خوشی کے صدقے ملی ہیں۔ اہلسنّت و جماعت کی سب سے بڑی عید میلاد النبی ﷺ ہے عید میلاد النبی ﷺ کے منکر ہمیں کہتے ہیں عیدیں تو دو ہیں یہ تیسری عید تم نے کہاں سے بنالی۔ میں ان کی خدمت میں التماس کرتا ہوں۔ ان عیدوں میں سارے عقیدے والے شامل ہوتے ہیں لیکن عید میلاد النبی ﷺ میں اہل سنت و جماعت کے ساتھ اور کوئی شامل نہیں' اس لئے کہ یہ صرف غلامان مصطفیٰ ﷺ کی عید ہے اور یہ بھی بتاتا چلوں کہ اس عید کا درجہ اور مرتبہ کیا ہے۔ اگر یہ عید نہ ہوتی تو وہ عیدیں بھی نہ ہوتی۔ ہمیں وہ عیدیں ملی ہیں تو اس عید کی بدولت ملی ہیں۔ عید میلاد النبی ﷺ سب سے بڑی عید ہے اور ساری عیدوں کی عید ہے۔ اس دن جس کو زلزلہ آیا وہ شیطان ہے۔ شیطان رو رہا تھا۔ جنگلوں میں اپنے سر میں مٹی ڈال رہا تھا' پیٹ رہا تھا' شیطان یہ سمجھتا تھا کہ میرے سارے منصوبے فیل کرنے والے آج تشریف لائے ہیں۔ عید میلاد النبی ﷺ کا دن شیطان کے لئے خطرناک دن ہے۔ آج بھی جن کے جسم میں شیطان کار فرما ہے وہ میلاد النبی ﷺ سے ڈرتے ہیں' بھاگتے ہیں' لرزتے ہیں' سرکار مدینہ ﷺ کی تشریف آوری پر باطل کو ایسا زبردست دھچکا لگا جس کا اثر قیامت تک رہے گا۔ حدیث پاک کے اندر موجود ہے ایران کے آتش کدہ میں ایک ہزار سال سے مسلسل آگ جلتی رہی' ایرانی اس وقت آتش پرست تھے آگ کی پوجا کرتے تھے' آگ کو خدا کہتے تھے۔ ان کا ایک

Marfat.com

حفاظتی محکمہ تھا جو ہر وقت آگ کی حفاظت کرتا تھا۔ تیز ہوا چل جائے یا بارش کا امکان ہو تو ایرانیوں کو فکر پڑ جاتی تھی کہ ہوا اور بارش ہمارے خدا کو بجھا نہ دیں اس لئے آگ کو بچانے کے لئے ان کے پاس بڑے حفاظتی انتظامات تھے۔ ایک ہزار سال مسلسل آگ جلتی رہی۔ حدیث پاک میں ہے جس دن سرکار مدینہ ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو تمام انتظامات کے باوجود ایران کے آتش کدہ کی آگ اپنے آپ ہی بجھ گئی۔ بادشاہ کو خبر ملی ہمارا خدا بجھ گیا ہے۔ بادشاہ نے حکم دیا محکمے کو سزا دو۔ محکمے نے صحیح ڈیوٹی نہیں دی جس سے ہمارا خدا ہم سے ناراض ہو گیا ہے۔ قریب تھا کہ بے گناہوں کو پھانسیاں دی جاتیں، نجومی دوڑے ہوئے آئے۔ انہوں نے کہا، بادشاہ ہم نے علم نجوم سے دیکھا ہے آج ایک ایسی ہستی دنیا میں تشریف لائی ہے جس کے تشریف لانے سے صرف آتش کدہ ایران کی ہی آگ نہیں بجھی دنیا کی ساری آگ ٹھنڈی کر دی گئی ہے۔ حدیث میں موجود ہے حضور ﷺ کی تشریف آوری پر دوزخ کی آگ کو بھی ٹھنڈا کر دیا گیا۔ میں نے پڑھا ہے۔ سات دن تک دنیا کی آگ میں حرارت اور تپش نہیں آئی۔

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس دن حضور ﷺ کی پیدائش مبارکہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ساری خدائی سے نحوستیں ہی ختم کر دیں۔ برکتیں ہی برکتیں ہیں رحمتیں ہی رحمتیں ہیں، قرآن و حدیث سے ثابت ہے پیغمبروں کے دن بڑے مبارک، بڑے بابرکت دن ہوتے ہیں۔ سورۃ مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں "سلام ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا۔ میری پیدائش کے دن مجھ پر سلام۔ معلوم ہوا پیغمبروں کی ولادت کا دن بڑا سلامتی والا ہوتا ہے۔ جس دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے اس دن سلامتی، رحمتیں اور برکتیں نازل ہو رہی ہیں تو جس دن امام الانبیاء ﷺ تشریف لائے اس دن کا عالم کیا ہو گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں سلام ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا۔ میری پیدائش کے دن مجھ پر سلام ہو۔ حضور ﷺ کی یوم پیدائش اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی پیدائش کے خود اپنے اوپر سلام بھیج رہے ہیں اور ہمارے آقا ﷺ کی شان یہ ہے کہ حضور ﷺ کی پیدائش کے دن خدا اور خدا کی ساری خدائی حضور ﷺ پہ سلام بھیج رہی ہے۔ اور قیامت تک بھیجتی رہے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں سلام ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مجھے موت آئے گی میری موت کے دن مجھ پر سلام۔ نبی کی پیدائش کے دن بھی سلام نبی کی وفات کے دن بھی سلام۔ جو کہتے ہیں 12 ربیع الاول تو حضور ﷺ کی وفات کا دن ہے اس دن خوشیاں نہیں کرنی چاہیے ان کی خدمت میں التماس کرتا ہوں خواہ بارہ ربیع الاول کو حضور ﷺ کی پیدائش سمجھو خواہ حضور کی وفات۔ دونوں صورتوں میں سلام تو پڑھنا ہی پڑے گا۔ ہم میلاد النبی ﷺ

Marfat.com

سمجھ کر درود شریف پڑھتے ہیں تم وفات النبی ﷺ سمجھ کر پڑھو' سلام تو پڑھنا ہی پڑے گا تم بھاگ نہیں سکتے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام فرماتے ہیں اور جس دن میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا اس دن بھی مجھ پر سلام۔ تین دن آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ میری پیدائش کے دن مجھ پر سلام' میری وفات کے دن بھی مجھ پر سلام اور میری بعثت کے دن بھی مجھ پر سلام۔ نتیجہ کیا نکلا نبی کی ہر ادا پر سلام اور یہی نشانی اہلسنت و جماعت کی ہے۔ ہمارا عقیدہ قرآن و حدیث کے بالکل مطابق ہے۔ کہتے ہیں پاکستان بننے کے بعد میلاد النبی ﷺ شروع ہوا ہے میں ان کی خدمت میں نرمی اور عاجزی سے عرض کرنا چاہتا ہوں ہم تو چودہ سو سالہ تاریخ سے ثابت کر سکتے ہیں' میلاد النبی ﷺ شروع سے ہو رہا ہے اور یہ بھی ثابت کر سکتے ہیں کہ تمہارے دادے' پڑدادے' اور تمہارے استاد سب میلاد النبی ﷺ مناتے رہے ہیں لیکن تم نے پھر بھی نہیں ماننا کیونکہ اللہ نے مہر لگا دی ہے۔ ایمان سے اگر جبرائیل علیہ السلام بھی آ کر ان کو کہہ دے کہ میلاد النبی ﷺ صحیح ہے اور حضور ﷺ بھی فرما دیں کہ میری پیدائش کا ذکر کرنا صحیح ہے تو پھر بھی نہیں مانیں گے۔

ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ حضور ﷺ ہر پیر کر روزہ رکھتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنھم نے پوچھا آقا ﷺ آپ ﷺ ہر پیر کو روزہ کیوں رکھتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس لئے کہ اس دن میں پیدا ہوا ہوں۔ حضور ﷺ نے اپنے میلاد کو خود ذکر کیا ہے' ہم سال کے بعد حضور ﷺ کا میلاد منائیں تو انہیں برداشت نہیں فوراً کفر و شرک کے فتوے لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ حضور پاک ﷺ کی اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ سال تک کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ ہر پیر کو میلاد منانا چاہئے۔ پیر کا دن بڑا مقدس دن ہے۔ پیر کے دن حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی' پیر کے دن حضور ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ پیر کے دن حضور ﷺ کو معراج ہوا۔ پیر ہی کو آپ ﷺ نے ہجرت فرمائی اور پیر ہی کے دن ہمارے آقا ﷺ نے وفات پائی۔ حضور ﷺ کی ہر بات بے مثل اور بے مثال ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں میرے غلامو! ہر پیر کو روزہ رکھا کرو' اس لئے کہ پیر کے دن میں پیدا ہوا ہوں۔ میری سرکار ﷺ چاہتے ہیں کہ ہر پیر کو میلاد پاک کا ذکر ہو۔ بہت سے خوش نصیب لوگ ہیں جو پیر کر روزہ رکھتے ہیں اور حضور ﷺ کا ذکر میلاد بھی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں یا اللہ تیرا لاکھ شکر ہے تو نے ہمیں اپنا محبوب ﷺ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کروڑہا نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ہم کسی ایک نعمت کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا تم اللہ کی نعمتیں گننا شروع کر دو تمہاری گنتیاں ختم ہو جائیں گی میری نعمتیں ختم نہیں ہو سکتیں۔ ہم تو اپنے جسم کی مشینری

Marfat.com

کے ایک پرزے کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ منہ میں جو تھوک پیدا ہوتا ہے ہم اسے روز تھوک دیتے ہیں اور تھوک سے کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن اگر تھوک بند ہو جائے تو دنیا بھر کے خزانے خرچ کر دو کوئی ڈاکٹر ہمارا تھوک نہیں بنا سکتا۔

امریکہ کا ایک امیر ترین آدمی تھا اس کا تھوک بند ہو گیا اس نے منتیں سماجتیں کرنی شروع کر دیں میرا کوئی تھوک پیدا کر دے میں اسے اپنے سارے ڈالر دے دوں گا۔ اندازہ لگاؤ کروڑوں ڈالر تھوک کی قیمت پڑ رہی ہے جو ہم روز تھوک دیتے ہیں اور یہ تھوک اتنا قیمتی ہے اگر منہ میں تھوک نہ ہو تو روٹی کا کوئی لقمہ گلے سے نیچے نہیں اتر سکتا۔ لعاب روٹی کے لقمے کو تر کرتا ہے پھر گلے کے نیچے اترنے کے قابل ہوتا ہے۔ اگر منہ میں تھوک نہ ہوتا تو لقمہ شروع ہی میں اٹکا رہتا۔ رب تعالیٰ کی نعمتوں پر غور کرو ہم تو تھوک کی قیمت ادا نہیں کر سکتے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کی معمولی سے معمولی چیزوں کا شکر ادا نہیں کر سکتے کائنات میں سب سے بڑی نعمت تو ذات مصطفیٰ ہے۔ حضور ﷺ کی ذات تو نعمت عظمیٰ ہے۔ ہم تو چھوٹی سے چھوٹی نعمت کا شکر ادا نہیں کر سکتے نعمت عظمیٰ کا شکر کیسے ادا کر سکتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: لقد من اللہ علی المومنین بے شک اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر اذ بعث فیھم رسولا یہ کہ ان میں عظیم الشان رسول بھیجا۔

معلوم ہوتا ہے حضور ﷺ کو رب تعالیٰ نے جو احسان فرمایا ہے۔ حضور ﷺ ہر ایک کے لئے اللہ کا احسان نہیں ہیں۔ حضور ﷺ کافروں' بے ایمانوں پر احسان نہیں۔ اب دیکھنا ہے احسان کن پر ہوا ہے یعنی مومن کون ہیں تو جن پر احسان ہوتا ہے وہ خوش ہوتے ہیں معلوم ہوتا ہے جو حضور ﷺ کی آمد پر خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں۔ یہی مومنین ہیں۔ حضور ﷺ کی تشریف آوری یہ احسان ہے صرف ایمان والوں پر اور جو اس احسان کو مانتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے ہم پر احسان عظیم کیا ہمیں اپنا محبوب ﷺ عطا فرمایا۔ یہ شکر کرنا ہی ان کے ایماندار ہونے کی نشانی ہے۔ جو حضور ﷺ کی آمد پر خوشی کرتا ہے وہ مومن ہے اور جو خوشی کا اظہار نہیں کرتا ہے بے ایمان ہے۔ پیغمبر دعائیں مانتے رہے یا اللہ اپنا محبوب بھیج دے۔ جب دریائے رحمت جوش میں آیا تو وہ رحمت کونین ﷺ ہم امتیوں کو بن مانگے عطا کر دی۔ ایمان سے ہم تو حضور ﷺ کی تشریف آوری پر جتنی بھی خوشی کریں کم ہے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں' عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کے وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھے ہیں غور کرو خواب والدہ نے دیکھے ہیں اور تعبیریں حضور ﷺ بتا رہے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا ساری کائنات میں

Marfat.com

ساری ماؤں سے خوش نصیب ماں۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا امانت رکھنے والی۔ جس کی گود میں دو جہاں کی امانت ہے حضور ﷺ اپنی والدہ کے شکم اطہر میں تھے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی پیدائش سے کچھ دن پہلے خواب دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں' نورانی چہرہ' انوار کی بارش ہو رہی ہے اور اس بزرگ نے آتے ہی کہا۔ اے آمنہ رضی اللہ عنہا تجھے مبارک ہو' حضرت آمنہ نے عرض کی۔ حضور پہلا موقع ہے' پہلی مرتبہ زیارت کی ہے' آپ کون ہیں' فرمایا۔ آمنہ (رضی اللہ عنہا) میں ابوالبشر آدم (علیہ السلام) ہوں' میں خلیفۃ اللہ ہوں' میں مسجود الملا ئکہ ہوں' تمام انسانوں کا اباجی ہوں اور تجھے مبارک باد دینے آیا ہوں۔ میں ابوالبشر ہوں اور رب تعالیٰ نے جو تجھے صاحبزادہ عطا کرنا ہے۔ وہ خیر البشر ﷺ ہیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ نے اس خواب کی تعبیر ان لفظوں میں بیان فرمائی حضرت آدم علیہ السلام حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہیں۔

ظاہر میں میرے نخل حقیقت میں میری اصل

حضرت آدم علیہ السلام فرماتے ہیں حضور ﷺ ظاہر میں میرے پھول اور پھل ہیں حقیقت میں میری جڑ ہیں۔

ظاہر میں میری نخل حقیقت میں میری اصل
اس گل کی یاد میں یہ صدا بوالبشر کی ہے

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کچھ دن کے بعد ایک اور بزرگ میرے خواب میں آئے اور اس نورانی اور روحانی شخصیت نے بھی خوشیوں کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اے آمنہ رضی اللہ عنہا تجھے مبارک ہو۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا۔ حضور آپ کون ہیں؟ فرمایا میں جد الانبیاء ابراہیم خلیل اللہ (علیہ السلام) ہوں۔ میں تجھے مبارک باد دینے آیا ہوں۔ رب تعالیٰ نے تجھے جو فرزند جلیل عطا کرنا ہے وہ حبیب اللہ ﷺ ہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت (رحمۃ اللہ علیہ) نے ترجمہ فرمایا خلیل اور حبیب میں فرق کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ

اگر حضور ﷺ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔ نہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہوتے نہ اسماعیل ذبیح اللہ ہوتے نہ کعبہ ہوتا نہ صفا و مروہ ہوتا۔ کائنات میں جو کچھ ہے سب حضور ﷺ کا صدقہ ہے۔

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے صاحبی سب تیرے در کی ہے

Marfat.com

پیغمبر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ کو مبارکباد دے رہے ہیں۔ اے آمنہ رضی اللہ عنہ تجھے مبارک ہو تیری خوش نصیبی کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ ہم نبی اور رسول ہو کر تجھے مبارکباد دیتے ہیں اس لئے کہ وہ تشریف لا رہے ہیں جن کے صدقے ہمیں یہ سب کچھ ملا ہے۔

پیغمبروں نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو مبارکباد دی خوشخبری دی۔

کسی ماں کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ میرا بچہ مستقبل میں کیا ہو گا۔ قائداعظم محمد علی جناح کی والدہ کو پتہ نہیں تھا کہ میرا بچہ بانی پاکستان ہو گا۔ علامہ اقبال کی ماں کو بچے کی پیدائش پر یہ پتہ نہیں تھا کہ میرا بچہ مصور پاکستان اور شاعر مشرق ہو گا۔ بچے کی پیدائش پر ماں کو پتہ نہیں ہوتا کہ میرا بچہ مستقبل میں کیا بنے گا لیکن حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا وہ خوش نصیب ماں جن کو حضور ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہی پتہ لگ گیا کہ میرا بیٹا امام الانبیاء ﷺ ہو گا۔ حضور ﷺ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ کی پیدائش کی رات ساری رات میں نے خانہ کعبہ میں گذاری۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو پتہ تھا آج میرے بیٹے عبداللہ رضی اللہ جو فوت ہو چکے ہیں ان کی نشانی آئے گی۔ حضرت عبدالمطلب ساری رات بیت اللہ شریف میں رہے اور دعا مانگتے رہے یا اللہ ایسی اولاد عطا فرما جو میرے خاندان کے لئے عزت کا سبب بنے قدرت کہہ رہی تھی عبدالمطلب رضی اللہ عنہ یہ صرف تیرے خاندان کی عزت کا سبب نہیں بنے گا بلکہ ساری خدائی کی رحمت کا سبب بنے گا۔ حضور اکرم ﷺ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب صبح صادق کا وقت ہوا تو میں نے دیکھا کہ اچانک بیت اللہ میں تبدیلی آئی۔ بیت اللہ جھوم رہا ہے اور جھوم جھوم کر اپنی پیشانی کو بیت آمنہ رضی اللہ عنہا کی طرف جھکا رہا ہے۔ دیواروں میں وجد ہے اور جو دیواروں کے ساتھ بت لٹکے ہوئے ہیں وہ گر رہے ہیں۔ انقلاب آگیا۔ بیت اللہ خوش ہو رہا ہے اور بت گر رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پاک کا ترجمہ فرمایا۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
اور تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کے گر گیا

معلوم ہوا حضور ﷺ کی پیدائش کے وقت خانہ کعبہ میں دو عمل ہو رہے تھے۔ بیت اللہ جھوم رہا تھا خوش ہو رہا تھا اور بیت اللہ کی دیواروں کے ساتھ جو بت لپٹے اور چمٹے ہوئے تھے وہ زمین بوس

Marfat.com

ہو رہے تھے۔ اس سے ثابت ہوا حضور ﷺ کی آمد پر خوشیوں کا اظہار کرنا بیت اللہ کی سنت ہے اور رنج و غم کرنا بتوں کا کردار ہے۔

اس دنیا میں سب سے پہلے جس گھر میں حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی منائی گئی وہ بیت اللہ شریف ہے۔ اللہ کا گھر۔ یہ نہیں کہ اللہ وہاں بیٹھتا' لیٹتا' سوتا ہے' اللہ بیٹھنے لیٹنے اور سونے سے پاک ہے۔ بیت اللہ' اللہ کا گھر کیا معنی' انوار و تجلیات کا مرکز' کائنات میں سب سے پہلے جس گھر میں حضور ﷺ کی آمد پر خوشیوں کا اظہار کیا گیا وہ تیرا میرا گھر نہیں تھا خدا کا گھر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین

میرے محبوب ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے یہ لوگ کھلی گمراہیوں میں موجود تھے۔ سرکار مدینہ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے بچی پیدا ہوتی تو باپ جلاد بن جاتا بچی کو ماں کی گود سے چھین کر چیختی چلاتی بچی کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ بچی کی پیدائش پر گھر میں صف ماتم بچھ جاتی تھی۔ جس رات حضور ﷺ دنیا میں تشریف لائے قدرت کی طرف سے حکم ہوا فرشتو جاکر میری ساری خدائی میں اعلان کر دو آج کسی کے گھر میں لڑکی پیدا نہیں ہو گی۔ لڑکے پیدا ہوں گے۔ آج میرے محبوب ﷺ کی پیدائش کی رات ہے۔ آج کسی گھر میں صف ماتم نہیں بچھے گی۔ حضور ﷺ کی پیدائش ہی ساری کائنات کے لئے رحمت بن کر آئی۔ ابھی حضور ﷺ کی تبلیغ کا آغاز نہیں کیا۔ ابھی آپ ﷺ کی ولادت ہوئی ہے لیکن سورج طلوع ہو رہا ہے تو روشنی پہلے آ جاتی ہے۔ آفتاب نبوت طلوع ہو رہا ہے۔ کائنات میں نور ہی نور ہے۔ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت رحمت کا آفتاب بن کر آئی۔ انوار و برکات کا عظیم الشان سامان لے کر آئی۔ نور ہی نور آ گیا۔ انقلاب ہی انقلاب آ گیا۔ ہمارے آقا ﷺ کی پیدائش بے مثل اور بے مثال ہے۔ اس کی بہت سی مثالیں ہیں لیکن میں صرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش کے وقت بچے ذبح کئے جا رہے تھے۔ خون ہی خون تھا' ہر دروازے پر نمرودی قاتلوں کے پہرے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت بچے ذبح کئے جا رہے تھے۔ گھر گھر فرعونی قاتلوں کے پہرے تھے اور ہمارے آقا ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت بیت۔ آمنہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر فرشتوں کے نورانی پہرے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش کے وقت والدہ غمگین ہیں' غاروں کی تلاش میں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت والدہ غمگین ہیں پریشان ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت والدہ غمگین ہیں جنگلوں کی تلاش میں ہے اور حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں بلکہ مقدس خواتین دائیاں بن کر آپ کی خدمت میں

Marfat.com

حاضر ہو گئیں۔

حدیث پاک کے اندر موجود حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کا وقت قریب آیا تو حضور ﷺ کی خاطر سیدہ آمنہ ؓ کی خدمت کے لئے قدرت کی طرف سے چار جنتی خواتین تشریف لائیں ان میں حضرت حوا، حضرت سارہ، حضرت آسیہ اور حضرت مریم رضی اللہ عنہن اور حضرت عیسیٰ کی والدہ محترمہ جن کی شان میں قرآن پاک میں سورۃ مریم رضی اللہ عنہن حضرت مریم رضی اللہ عنہا حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کے لئے آئیں تو جس کی خادمہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا ہیں مخدومہ کا مقام کیا ہو گا۔ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضور ﷺ پیدا ہوئے تو مجھے کوئی درد محسوس نہیں ہوا اور بچے کی پیدائش کی جو نشانیاں ہوتی ہیں ان میں سے کوئی نشانی موجود نہیں تھی۔

جب حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ خرج منی نور مجھے یوں محسوس ہوا کہ مجھ سے نور طلوع ہوا ہے۔ ہمارے آقا ﷺ کی پیدائش بے مثل اور بے مثال۔ جب حضور ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو ناف قدرتی خوبصورت ہے۔ ناڑو کاٹنے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ کیا معنی۔ باقی سب کی پرورش ماں کے پیٹ میں خون سے ہوتی ہے اور حضور ﷺ کی پرورش خون سے نہیں نور سے ہوئی ہے۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا مکۃ المکرمہ کی چار دیواری میں رونق افروز ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضور ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو حضور ﷺ کے جسد مقدس سے نور طلوع ہوا۔ نور کے جلوے فروزاں ہوئے اور اتنی نور کی روشنی پھیلی۔ اضاءت لی قصور الشام میں نے اس روشنی میں مکہ سے ملک شام کے قلعے دیکھ لئے۔ ہر طرف نور ہی نور کی شمع فروزاں تھی ہر طرف نور ہی نور چھا رہا تھا۔ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کی رات نور کہاں تھا جب حضرت جبرائیل سے پوچھیں تو حضرت جبرائیل زبان حال سے پکار اٹھے کہ فرش سے لے کر عرش تک نور ہی نور تھا۔

معلوم ہوا حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں چراغاں کرنا سنت خدا ہے۔ جب حضور ﷺ تشریف لائے تو ابھی امت بنی نہیں تھیں۔ بجلی بنانے والے سائنس دان ہی نہیں تھے۔ ابھی بلب ٹیوبیں بنانے والی مشینیں ہی نہیں، روشنیوں کا کوئی انتظام نہیں۔ حضور ﷺ کی پیدائش کے دن چراغاں کرنے والا کوئی امتی نہیں۔ قدرت کی طرف سے اعلان ہوا میرے محبوب نہ تو تجلیوں کا محتاج نہ امتیوں کا محتاج اگر کوئی چراغاں کرنے والا اس وقت موجود نہیں تو میں خدا ہو کر چراغاں کا انتظام خود کرتا ہوں۔ حضور ﷺ کی پیدائش کی رات فرش سے لے کر عرش تک نور ہی نور تھا۔ روشنیاں ہی

Marfat.com

روشنیاں تھیں۔
اگر اپنی قبروں کو منور کرنا چاہتے ہو تو میلاد النبی ﷺ پر چراغاں کر کے سنت خدا ادا کیا کرو۔ ایمان سے میں تو کہتا ہوں یہ بجلی اور بلب تو درکنار۔ یا اللہ ہماری دعا قبول فرما' ہمارے دلوں کو چراغ بنا دے تاکہ تیرے محبوب ﷺ کی میلاد کی خوشی میں قربان کر دیں۔
میلاد النبی ﷺ کے منکر ہمیں سمجھاتے ہیں' کہتے ہیں سیرت النبی ﷺ میں میلاد النبی ﷺ کا ذکر علیحدہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ سیرت النبی ﷺ کا ذکر ہی کر لینا چاہیے۔ میں دلائل کی روشنی میں دستک دینا چاہتا ہوں۔ سیرت النبی ﷺ اور میلاد النبی ﷺ میں فرق یہ ہے' میلاد النبی ﷺ حضور ﷺ کی پیدائش کا ذکر پاک ہے اور سیرت النبی ﷺ حضور ﷺ کی پوری حیات طیبہ' بچپن' جوانی' بڑھاپا ہے حضور ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں جو کام کیے ان سب کو اکٹھا کر لیا جائے ت و سیرت النبی ﷺ بنتی ہے۔ سیرت النبی ﷺ کی بڑی بڑی کتابیں اور کئی کئی ہزار صفحوں پر اور کئی کئی جلدوں میں بے شمار کتابیں بازار میں موجود ہیں۔ سیرت النبی ﷺ کی کوئی بھی کتاب اٹھا کر پڑھو گے تو اس کا پہلا باب ہی میلاد النبی ﷺ کا ہو گا۔ میں حیران ہوتا ہوں۔ یہ منکر ساری کتاب مانتے ہیں پہلا باب نہیں مانتے۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح کوئی سارا قرآن مانے سورۃ فاتحہ نہ مانے۔ سورۃ فاتحہ کا انکار سارے قرآن کا انکار ہے۔ میلاد النبی ﷺ کا انکار پوری سیرت النبی ﷺ کا انکار ہے۔ ان بے وقوفوں کو کون سمجھائے سیرت النبی ﷺ حضور ﷺ کی پوری حیات طیبہ ہے۔ میلاد النبی ﷺ تو حضور ﷺ کی پیدائش ہے۔ اگر حضور ﷺ پیدا ہی نہ ہوتے تو سیرت کہاں سے ملتی۔ ہمیں تو سیرت النبی ﷺ بھی ملی ہے تو میلاد النبی ﷺ کے صدقے ملی ہے۔

حضرت امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ آج سے تقریباً ساڑھے آٹھ سو سال پہلے کے محدث ہیں اور یہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے تقریباً دو لاکھ یہودیوں کو کلمہ پڑھایا۔ میلاد النبی ﷺ کا ذکر کرنے کا رب تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خاص ملکہ عطا کیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بغداد شریف کی سرزمین پر حضور ﷺ کے میلاد پاک کا ذکر کرتے تھے تو مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہوتا تھا۔ اردگرد یہودیوں اور عیسائیوں کی بستیاں ہوتی تھیں۔ جب وہ مسلمانوں کا یہ جذبہ دیکھتے تھے تو وہ یہودی اور عیسائی بھی آ کر دائیں بائیں کھڑے ہو جاتے۔ سنیں کہ مسلمان بیان کیا کرتے ہیں۔ جب علامہ امام محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ان تاریخی محافل میں حضور ﷺ کا ذکر میلاد کرتے تھے تو مسلمانوں کا ایمان تازہ ہوتا تھا اور جو یہودی اور عیسائی آ کر سنتے تو کلمہ پڑھ پڑھ کر مسلمان ہوتے تھے۔
ہمارے آقا و مولا ﷺ کے میلاد میں اتنی قوت ہے ایمان سے حضور ﷺ کی پیدائش کا ذکر سن

Marfat.com

کر کئی یہودی مسلمان ہو گئے۔ حضور ﷺ کی پیدائش کا ذکر کہ کئی عیسائی، ہندو اور سکھ مسلمان ہو گئے۔ حضور ﷺ کی پیدائش کا ذکر سن کر ناراض ہونے والوں کا پتہ نہیں خمیر کہاں کا ہے۔ اب سنو حضرت امام محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا تبرکات تاکہ آپ سب کو معلوم ہو جائے۔ ہمارے محدثین اور مفسرین کس شان سے حضور ﷺ کا ذکر میلاد کرتے تھے۔ علامہ جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ولد الحبیب و مثلہ لا یولد جس شان سے حضور ﷺ پیدا ہوئے کوئی بھی اس شان سے پیدا نہیں ہوا۔ حضور ﷺ کی پیدائش بے مثل اور بے مثال ہے۔ امام محدث ابن جوزی فرماتے ہیں۔

ولد الحبیب و خدہ یتورد حضور ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو آپ ﷺ کے رخسار گلاب کے پھولوں کی طرح تھے۔ کلام محدث کا اردو ترجمہ مجدد کا۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول

حضور سر سے لے کر پاؤں تک پھول ہی پھول ہیں۔ امام محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ولد الحبیب مکحلا و مطیبا

جب سرکار مدینہ ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو آپ ﷺ کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا تھا۔ مازاغ البصر و ماطغی کا نورانی سرمہ آنکھوں میں چمک رہا تھا۔ قدرت نے کہا محبوب ﷺ کا چہرہ دھونے کی ضرورت نہیں ہم نے آب رحمت سے دھو کر بھیجا ہے۔ و مطیبا اور حضور ﷺ پاک پیدا ہوئے۔

امام محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ والنور من وجناتہ یتوقد۔ حضور ﷺ جب دنیا میں تشریف لائے تو آپ ﷺ کے رخساروں سے نور برس رہا تھا۔ حضور ﷺ کو غسل دینے کا وقت آیا، حضور ﷺ کی پھوپھی موجود ہیں آپ فرماتی ہیں۔ ہم نے عام دستور کے مطابق غسل دینے کا انتظام کیا، پانی وغیرہ تیار کہ حضور کو غسل دیا جائے۔ غیب سے آواز آئی خبردار عام بچوں کی طرح میرے محبوب ﷺ کو غسل دینے کی ضرورت نہیں۔ غسل اسے دیا جاتا ہے جو ناپاک پیدا ہو یہ تو پاک ہیں۔

ملا ہے آمنہ کو فضل باری سے یتیم ایسا
نہیں ہے بحر ہستی میں کوئی در یتیم ایسا

ایمان سے غور کرو جس ہستی کی پیدائش پاک ہے اس کی باقی زندگی کا مقام کیا ہو گا۔ جب حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ ارشاد فرماتی ہیں۔ حضور ﷺ روتے ہوئے پیدا نہیں ہوئے۔ حضور ﷺ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اور دعا مانگی۔ رب ھب لی

Marfat.com

امتی یا اللہ میری امت بخش دے۔ حضور ﷺ نے میلاد کے دن ہی دعا مانگی اور صرف امت کے لئے مانگی۔ حضور ﷺ کا امتی وہی ہے جو حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی منائے اور حضور ﷺ کی دعا سے بخشا جائے۔ ان ظالموں کو کیا خبر حقیقت میلاد مصطفیٰ ﷺ کیا ہے۔ جو میلاد النبی ﷺ نہیں مانتے وہ حضور ﷺ کو پیدا ہوتے ہیں نبی نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں چالیس سال کے بعد حضور ﷺ کو نبوت ملی ہے۔ چالیس سال تک حضور ﷺ کو نبوت نہیں ملی۔ لیکن چالیس سال ابوجہل ابولہب اور تمام مشرکین مکہ مانتے رہے کہ آمنہ کا لال امین ہے' صادق الوعد ہے' سچا ہے' چالیس سال تک میلاد النبی ﷺ کے منکر حضور ﷺ کو نبی نہیں مانتے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا آپس میں کوئی گہرا تعلق ہے اور ہم اہلسنت و جماعت میلاد النبی منا کر اعلان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ پیدا ہوتے ہی نبی ﷺ ہیں بلکہ پیدا ہونے سے پہلے بھی نبی تھے۔ اب میں ایک حوالہ دیتا ہوں۔ یہ بھی شکر ہے اس کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے۔ مشہور حدیث ہے۔ ترمذی شریف کی کتاب میں یہ حدیث پاک موجود ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور سے بڑا قیمتی سوال پوچھا۔ عرض کی آقا ﷺ۔ متی وجبت لک النبوۃ آپ ﷺ نبی کب کے ہیں۔ اب غور کریں۔ ہر صحابی کو پتہ ہے کہ حضور ﷺ نے چالیس سال کی عمر میں اپنی نبوت کا اعلان کیا ہے۔ اس کے باوجود پوچھ رہے ہیں آقا ﷺ آپ ﷺ نبی کب کے ہیں۔ سوال سے معلوم ہوتا ہے۔ نبوت کا ملنا اور نبوت کا اعلان کرنا اور ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں آقا ﷺ چالیس سال کی عمر پاک میں تو آپ ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا ہے۔ ہم نے پوچھا تو حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ کنت نبیا میں اس وقت بھی نبی تھا۔ وادم بین الروح والجسد آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کی منزلوں کو طے کر رہے تھے' اور ایک روایت میں ہے کنت نبیا میں اس وقت بھی تھا وادم بین الماء الطین آدم علیہ السلام ابھی مٹی اور پانی کی منزلوں کو طے کر رہے تھے۔ ابھی آدم علیہ السلام بنے نہیں تھے میں نبی تھا۔

اہلسنت و جماعت ویسے ہی نہیں میلاد النبی ﷺ مناتے۔ ہم میلاد النبی ﷺ منا کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے آقا و مولا ﷺ پیدائش کے وقت بھی نبی تھے۔ پیدائش سے پہلے بھی نبی تھے اور پیدائش کے بعد بھی نبی ہیں۔ ہر طرف حضور ﷺ کی نبوت کا سورج طلوع ہے اور نبوت کی نورانیت سے کائنات چمک دمک رہی ہے۔ حضور ﷺ نے پیدا ہوتے ہی دعا مانگی اور یہ حضور اکرم ﷺ کی پہلی دعا ہے۔ رب ھب لی امتی یا اللہ میری امت کو بخش دے۔ حضور ﷺ نے اپنی امت کے لئے دعا مانگی ہے اور امت اس کی ہوتی ہے جو نبی ہوتا ہے۔ امت ابھی بنی نہیں گناہ کئے نہیں دعا پہلے ہو رہی ہے۔ کیا معنی۔ حضور کو پیدا ہوتے ہی پتہ نہیں میرے امت بڑی گناہ گار ہو گی۔ بڑی سیاہ کار ہو

Marfat.com

گی۔ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں یا اللہ ان کے گناہوں کو نہ دیکھ ان کی سیاہ کاریوں کو نہ دیکھ' میرے دامن کو دیکھ' حضور ﷺ نے پیدا ہوتے ہی ہمیں یاد کیا ہم اس آقا ﷺ کا ذکر میلاد کیوں نہ منائیں۔

حضور ﷺ کی پیدائش مبارکہ کی خوشی میں ہم جھنڈیاں لگاتے ہیں' منکر فتوے لگاتے ہیں۔ قمقمے ہم لگاتے ہیں' دورے ان کو پڑتے ہیں' مرچیں ہم لگاتے ہیں لگتی ان کو ہیں۔ عجیب قسم کا انتظام ہے۔ میلاد النبی ﷺ کا منکر ایک مولوی سپیکر میں بڑے زوروشور سے کہہ رہا تھا سنی بڑی فضول خرچی کرتے ہیں' بڑی بجلی خرچ کرتے ہیں' جھنڈیا لگاتے ہیں دیگیں پکاتے ہیں' یہ سب فضول خرچی ہے۔ کچھ دنوں کے بعد اس کی بیٹی کی شادی تھی' اس نے اپنی بیٹی کی شادی پر پورے محلے میں بجلی لگائی' خوب دیگیں پکائیں' شاندار انتظام کیا۔ ایک غیرت مند نوجوان اس مولوی کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور کہا مولوی صاحب ہم نے میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں چراغاں کیا تو آپ نے کہا فضول خرچی ہے اور تم نے اپنی بیٹی کی شادی پر پورا محلہ ہی بجلی سے سجا دیا ہے۔ کیا یہ فضول خرچی نہیں ہے اس مولوی صاحب نے نوجوان کو غصے سے کہا خاموش ہو جا۔ میری ایک ہی بیٹی ہے مجھے اس سے زیادہ محبت ہے۔ یہ جو میں نے شاندار انتظام کیا ہے۔ میں نے تو اپنی محبت کا اظہار کیا ہے۔

نوجوان نے کہا ہم جو میلاد النبی ﷺ پر چراغاں کرتے ہیں' کیا دشمنی کا اظہار کرتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے تمہیں بیٹی سے محبت ہے ہمیں محبوب خدا ﷺ سے محبت ہے۔

سرور عالم ﷺ پر جو جان فدا کرتے ہیں
سرور عالم ﷺ بھی انہیں کچھ تو دیا کرتے ہیں

حضور ﷺ کی پیدائش کے سلسلے میں حدیث پاک کے اندر موجود ہے۔ حضور ﷺ کی پیدائش کی رات فرشتوں کے امام حضرت جبرائیل علیہ السلام کو قدرت کی طرف سے حکم ہوا۔ فرمایا جبرائیل' ثلثتہ اعلام یہ تین نور کے جھنڈے لے جاؤ میلاد النبی ﷺ کے منکر ہمیں کہتے ہیں جھنڈا لگانا شرک ہے بدعت ہے۔ منکرو تم جھنڈیوں کی بات کرتے ہو رب تعالیٰ جھنڈوں کی بات کرتا ہے۔ رب تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی لگائی۔ فرمایا جبرائیل علیہ السلام یہ تین نور کے جھنڈے لے جاؤ۔ ایک جھنڈا بیت آمنہ رضی اللہ عنہا پر لہرا دو' ایک جھنڈا بیت اللہ کی چھت پر لہرا دو' اور ایک جھنڈا آسمانوں کی بلندیوں پر لگا دو۔ اس میں ایک اشارہ یہ بھی ہے جس کا جہاں جھنڈا ہوتا ہے وہاں اس کی حکومت ہوتی ہے تو صاف معلوم ہوا سلطنت مصطفیٰ ﷺ فرش سے لے کر عرش تک ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

سر عرش پر ہے تیری گذر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی حسن رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اللہ اللہ شاہ کونین ﷺ جلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے تین نور کے جھنڈے لئے۔ ایک جھنڈا بیت آمنہ رضی اللہ عنہا پر لہرا دیا' ایک جھنڈا بیت اللہ کی چھت پر لہرا دیا اور ایک جھنڈا آسمانوں کی بلندیوں پر لہرا دیا۔ وہ نور کا جھنڈا مشرق و مغرب تک لہرا رہا ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرہ تیرا

اے شہنشاہ ﷺ تیری عظمت کا جھنڈا تو عرش معلی کی بلندیوں پر لہرا رہا ہے' ہم فرشی ہیں' ہم کاغذ اور کپڑے کی جھنڈیاں لہرا رہے ہیں' حضرت جبرائیل علیہ السلام نور ہیں' نور کے جھنڈے لہرا رہے ہیں' ہم گھروں میں جھنڈیاں لگاتے ہیں جہاں تک ہماری پہنچ ہے۔ حضرت جبرائیل کو وہاں وہاں جھنڈے لہرانے کو حکم ہوا جہاں تک حضرت جبرائیل علیہ السلام کی پہنچ ہے۔ میں تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں اگر حضور ﷺ کی پیدائش مقدسہ پر قدرت کی طرف سے چراغاں کا انتظام نہ ہوتا تو ایمان سے امتیوں کے تصور میں بھی نہ آتا کہ چراغاں کرنا چاہیے۔ اگر قدرت کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام کو جھنڈے نہ دیئے جاتے' حضور ﷺ کی پیدائش پر حضرت جبرائیل علیہ السلام جھنڈے نہ لہراتے تو قیامت تک کوئی امتی بھی جھنڈی نہ لگاتا۔

معلوم ہوتا ہے چراغاں کرنا سنت خدا ہے' جھنڈیاں لگانا سنت جبرائیل علیہ السلام ہے اور قدرت کی طرف سے ہمیں یہ پیغام مل رہا ہے کہ تم بھی میرے محبوب ﷺ کی خوشی میں چراغاں بھی کرو اور جھنڈیاں بھی لگاؤ۔ ہم اہل سنت و جماعت حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں چراغاں کر کے سنت خدا ادا کرتے ہیں اور جھنڈیاں لگا کر سنت جبرائیل علیہ السلام ادا کرتے ہیں۔

بخاری شریف کے اندر موجود ہے جب حضور ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے جا کر ابولہب کو خوشخبری دی کہ آج تیرے بھائی عبداللہ جو فوت ہو چکے ہیں ان کے ہاں یتیم بیٹا پیدا ہوا ہے۔ ابو لہب کو بڑی خوشی ہوئی کہ میرے بھائی کی نشانی آگئی۔ جب اس نے بھتیجے کی خوشی سنی تو اپنے ہاتھ کی انگلی سے اشارہ کر کے ثویبہ سے کہا۔ جا تجھے اس خوشی میں میں آزاد کرتا

Marfat.com

ہوں۔ اب تو آزاد ہے۔ میلاد النبی ﷺ کے منکروں نے نتیجہ نکالا۔ کہتے ہیں حضور ﷺ کی پیدائش پر خوشی منانا کافروں کا کام ہے۔ ان بے ایمانوں کو پتہ نہیں کہ اس وقت تو اسلام اور کفر کا سبق ہی نہیں تھا۔ ابھی تو ابولہب کو بھی نہیں پتہ کہ پیدا ہونے والا کون ہے۔ اس نے صرف بھتیجا سمجھ کر خوشی منائی ہے۔ وقت گذر تا گیا حضور ﷺ کی عمر پاک چالیس سال ہوئی' آپ ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا' بتوں کی تردید فرمائی۔ ابولہب نے حضور ﷺ کے ساتھ دشمنی کی اسی دشمنی میں ابولہب کا خاتمہ ہو گیا۔ جب ابولہب حالت کفر میں مر گیا تو ابولہب کا سگا بھائی اور حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو ایمان لائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابولہب کے مرنے کے کچھ دنوں کے بعد میں نے خواب میں دیکھا۔ ابولہب کا بڑا منحوس چہرہ ہے' بگڑی ہوئی صورت ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا ابولہب بتا کیسے گذر رہی ہے تو ابولہب نے کہا۔ میں تو بھتیجا ہی سمجھتا رہا۔ مرنے کے بعد پتہ چلا کہ وہ تو واقعی محبوب خدا ہے۔ واقعی امام الانبیاء ہے۔ ابولہب کو مرنے کے بعد احساس ہوا۔ اسی لئے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

مرنے کے بعد تو سارے مانیں گے لیکن وہ ماننا کام نہیں آئے گا۔ ماننا ہے تو آج مانو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو خواب میں ابولہب نے کہا چونکہ میں نے کلمہ نہیں پڑھا۔ حضور اکرم ﷺ پر ایمان نہیں لایا اس کفر کی وجہ سے مجھے جہنم رسید کر دیا گیا۔ پیر کے دن کے سوا باقی دنوں میں مجھے شدید عذاب ہوتا ہے لیکن جب پیر کا دن آتا ہے تو میری سزا میں کمی ہو جاتی ہے اور حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں جس انگلی سے میں نے اشارہ کر کے لونڈی کو آزاد کیا تھا اس انگلی سے پانی کے قطرے بہتے ہیں۔ جس سے میں ہفتے بھر کی پیاس بجھاتا ہوں۔

اس سے ایک نتیجہ یہ بھی نکلا کہ ہم تو سال کے بعد حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی مناتے ہیں رب تعالیٰ کی بارگاہ میں تو ہر پیر کو خوشی منائی جاتی ہے۔ ہم میلاد النبی ﷺ کے منکروں کو کہتے ہیں تفسیر اٹھا کر دیکھو جس کا خاتمہ کفر پر ہوا اس کی ساری نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ کسی کافر کی سزا میں کمی نہیں۔ ابولہب تو بہت بڑا کافر ہے اس کی سزا میں کمی ہو رہی ہے۔ صرف یہی ایک واقعہ ہے جس سے کافر کی سزا میں کمی ہو رہی ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کفر ساری نیکیوں کو کھا جاتا ہے لیکن حضور پاک ﷺ کے میلاد پاک کی خوشی والی نیکی رائیگاں نہیں جاتی۔ ابولہب نے جس انگلی سے اشارہ کر کے لونڈی کو آزاد کیا تھا وہ اشارہ بھی خالی نہیں گیا۔ اس انگلی سے ہر پیر کو پانی کے چشمے بہتے ہیں جسے وہ

Marfat.com

چوس چوس کر اپنی ہنستے بھر کی پیاس بجھاتا ہے۔ جس نے حضور اکرم ﷺ کی پیدائش پر یتیم بھتیجا سمجھ کر خوشی سنائی کافر ہونے کے باوجود اسے دوزخ میں انعام مل رہا ہے۔ تو جو حضور ﷺ کا کلمہ پڑھ کر حضور ﷺ کا امتی ہو کر صاحب ایمان ہو کر، حضور ﷺ کو امام الانبیاء مان کر حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی منائے اس کا مقام کیا ہو گا۔ ابولہب کو تو انگلی سے پانی چوسنا پڑا ہے ہمارے لئے تو انشاء اللہ حوض کوثر کے جام ہوں گے اور وہ لونڈی ثوبیہ جس نے جا کر ابولہب کو حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشخبری دی تھی۔ اندازہ کریں ان کو کیسا انعام ملا۔ وہ لونڈی حضور ﷺ کی رضاعی ماں بن گئی۔ امام الانبیاء حضور ﷺ نے چالیس سال کی عمر پاک میں اعلان نبوت فرمایا۔ حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ پر ایمان لائیں اور صحابیہ بن گئیں۔

برادران ملت حضور ﷺ کی پیدائش کی یہ خوشی کبھی ضائع نہیں جائے گی بلکہ مرنے کے بعد یہ خوشی درجات کی بلندی کا سبب بنے گی۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم سب کو میلاد مصطفیٰ ﷺ کی حقیقتوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

زندگی اور موت کا فلسفہ

تجھ سے میں کیا بیاں کروں سر مقام مرگ و عشق
عشق ہے مرگ باشرف، موت حیات بے شرف

خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سیف اللہ) عہد صدیقی میں جب مدعیان نبوت اور مرتدین کی مہم سے فارغ ہو چکے تو خلیفۂ رسول کے حکم سے مثنیٰ بن حارثہ شیبانی کی مدد کے لیے عراق کی طرف کوچ کیا۔ منزل پر منزل مارتے اور راستے کے حکام کو مطیع کرتے سیدھے ابلہ جا پہنچے۔ اس مقام کو اپنا مرکز بنا کر انہوں نے عراق کے ایرانی حاکم ہرمز کو خط لکھا۔

"اسلام قبول کر لو یا جزیہ ادا کرو، ورنہ تمہیں ایک ایسی قوم سے لڑنا پڑے گا جو موت کی اتنی ہی آرزومند ہے جتنی تمہیں زندگی کی تمنا ہے" ہرمز نے یہ خط شاہ ایران کو بھجوا دیا اور خود خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ کے لیے نکلا۔ کاظمہ کے مقام پر دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں۔ ایرانیوں نے اس میدان میں اپنے پیروں کو زنجیروں سے جکڑ لیا تھا تاکہ قدم اکھڑنے نہ پائیں اور بھاگنے کا خیال تک نہ آسکے، لیکن سیف اللہ کی کاٹ نے اس تدبیر کو بھی خاک میں ملا دیا اور آہنی زنجیر کے ٹکڑے اڑا دیے میدان اہل اسلام کے ہاتھ رہا۔ ایرانیوں نے شکست فاش کھائی اور ہرمز مارا گیا۔

Marfat.com

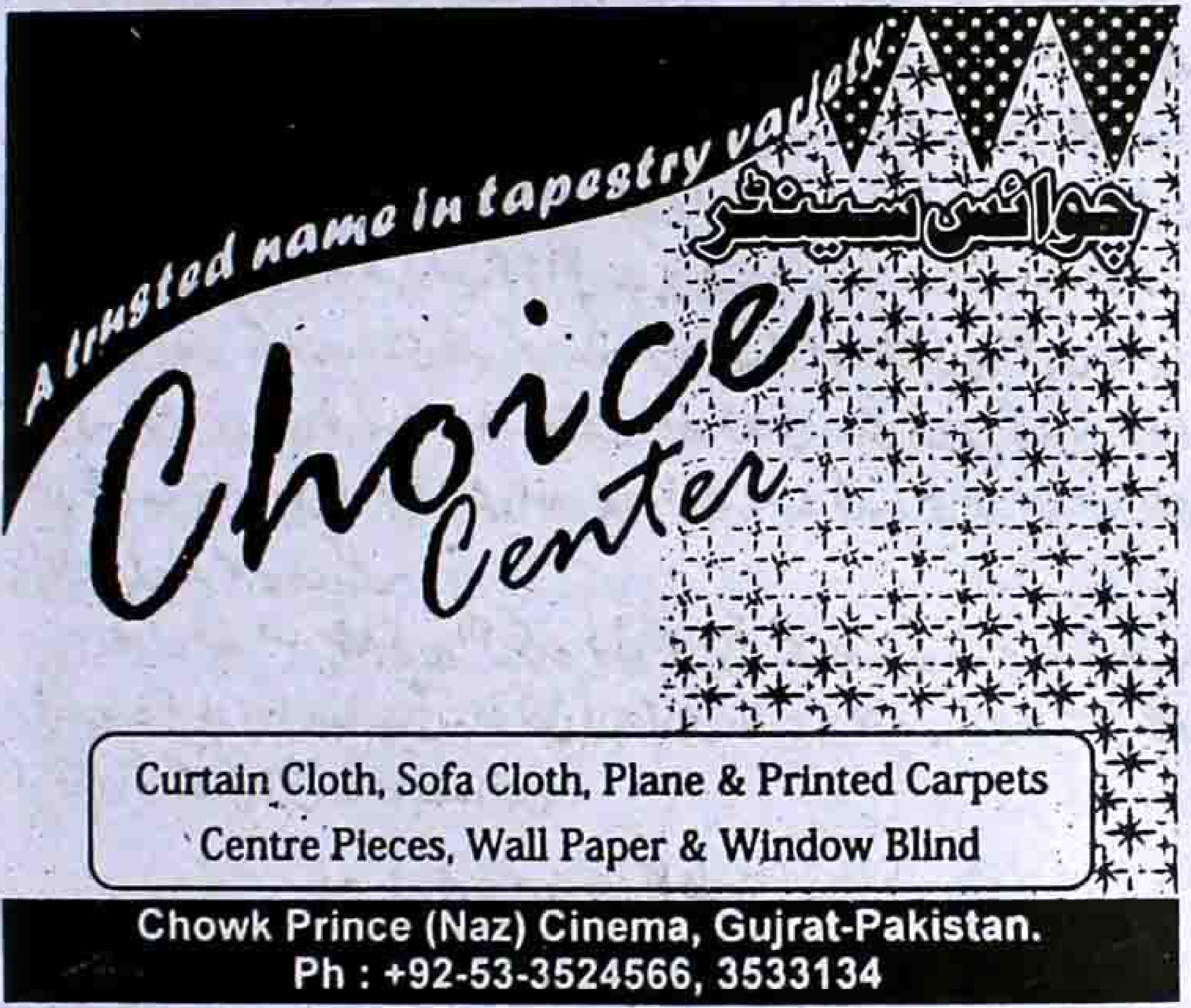
A trusted name in tapestry variety
چوائس سینٹر
Choice Center
Curtain Cloth, Sofa Cloth, Plane & Printed Carpets
Centre Pieces, Wall Paper & Window Blind
Chowk Prince (Naz) Cinema, Gujrat-Pakistan.
Ph : +92-53-3524566, 3533134

Fazal-e-Sher-e-Rabbani
Center
For new & latest variety of tapestry
Curtain Cloth
Sofa Cloth
Plane & Printed Carpets
Centre Pieces
Wall Paper
Window Blind
Main Rehman Shaheed Raod, Opp. Shadman Colony,
Gujrat-Pakistan. Ph : +92-53-3604535,2105778

Marfat.com

باعث تخلیق کائنات

☆۔۔۔قاضی محمد نوراللہ نقشبندی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لولاك لما خلقت الافلاك (ترجمہ) اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر میں آپ کو پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو بھی پیدا نہ کرتا۔

صوفیائے کرام کا قدیم سے کہنا یہ ہے کہ اللہ رب العلمین نے جب نور سے نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا کیا تو نور محمد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال جوش محبت میں فرمایا لا الہ الا اللہ یعنی اے میرے اللہ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

یہ سن کر اللہ رب العالمین نے فرمایا محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

یہی اس کلمہ کی قدیم ترین حقیقت ہے گویا لا الٰہ الا اللہ فنا فی الرسول اور محمد رسول اللہ فنا فی اللہ کا مقام ہے۔

حدیث قدسی ہے

کنت کنزا مخفیا فاردت ان اظهر فخلقت الخلق

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' میں چھپا ہوا خزانہ تھا۔ جب میں نے ظاہر ہونے کا ارادہ کیا تو خلقت کو پیدا کیا۔ خلق سے فرد کامل مراد ہے اور وہ حضور پاک ﷺ کی ذات پاک ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کا نور بنایا گیا تھا۔

حضرت جابرؓ نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے پہلے مولائے کریم نے کسے پیدا فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے جابرؓ اللہ تعالیٰ نے ہر شے سے پہلے تمہارے نبی ﷺ کے نور کو پیدا کیا اپنے نور سے اور اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم' نہ جنت' نہ دوزخ' نہ آسمان' نہ کوئی فرشتہ' نہ زمین' نہ سورج' نہ چاند تھا اور نہ کوئی جن تھا نہ انسان (حجۃ اللہ علی العلمین) اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے حضور ﷺ کا نور سب سے پہلے پیدا کیا گیا تھا اور حضور اقدس ﷺ سے پہلے کسی اور چیز کو پیدا نہیں کیا گیا۔

عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر ابن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجیے کہ سب اشیا سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے جابرؓ اللہ تعالیٰ نے تمام اشیا سے پہلے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا کیا۔ پھر وہ نور قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی' نہ قلم تھا' نہ بہشت تھی' نہ دوزخ تھا' نہ فرشتہ تھا' نہ آسمان تھا' نہ زمین تھی' نہ سورج تھا' نہ چاند تھا' نہ زمین تھی' نہ جن تھے اور نہ انسان پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نے نور کے چار حصے کیے۔ ایک حصے سے قلم پیدا کیا' دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش پھر چوتھے حصے کو چار جزوں میں تقسیم کیا' پھر پہلے حصے سے عرش اُٹھانے والے فرشتوں کو پیدا کیا۔ دوسرے سے کسی کو تیسرے سے باقی تمام ملائکہ کو۔ پھر چوتھے جز و کو چار حصوں میں تقسیم کیا دوسرے سے زمینوں کو تیسرے سے جنت کو اور چوتھے سے دوزخ کو۔ پھر چوتھے کو چار حصوں میں تقسیم کیا پس پہلے حصے مومنوں کی آنکھوں کے نُور کو پیدا کیا۔ دوسرے سے ان کے دل کے نُور کو' جس سے مراد اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے اور تیسرے حصے سے ان کا نور انس پیدا کیا اور وہ توحید ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) (الانوار الحمدیہ من مواہب لدنیہ مصری نمبر ۹ از امام قسطلانیؒ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ اے جبرائیل (علیہ السلام) تمہاری عمر کتنی ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے کچھ خبر نہیں۔ اتنا جانتا ہوں:

ترجمہ: چوتھے حجاب میں ایک ستارہ ستر ہزار برس کے بعد چمکتا تھا۔ میں نے اسے بہتر ہزار دفعہ چمکتے دیکھا ہے۔ حضور پاک ﷺ نے سن کر فرمایا:

وعزۃ ربی انا ذٰلک الکوکب

ترجمہ: مجھے رب کی قسم ہے میں ہی وہ تارا ہوں (تفسیر روح البیان جلد اول)

ستر ہزار ضرب بہتر ہزار برابر ہے پانچ ارب چار کروڑ سال کے واضح ہو کہ حضرت آدمؑ کے دنیا میں تشریف لائے کوئی نوے پچانوے صدیاں گزری ہیں۔

روز میثاق اللہ تبارک وتعالیٰ نے کل کائنات کو ایک میدان میں جمع کیا اور کہا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

اس روز بھی حضور اقدس سید عالم ﷺ ہی ساری خدائی کے پیشوا اور رسول تھے۔ جس میں

Marfat.com

فرشتے، جن، انسان اور تمام انبیاء علیہم السلام موجود تھے اور حضور اقدس ﷺ نے ساری خدائی کو قالوا بلیٰ کے اقرار کی تلقین کی اور سبحان اللہ پڑھنے کی تعلیم دی۔

گویا آپ ﷺ ازل سے لے کر ابد تک ساری خدائی کے رسول الوحید ہیں۔ ماشاء اللہ۔ اور سب سے پہلے حضور ﷺ ہی نے میثاق کے دن اللہ سبحانہ کو سجدہ کیا۔ سب نے ایک ایک دفعہ مگر انبیا علیہم السلام نے دو دفعہ ''بلیٰ'' کہا عربی قواعد کے مطابق یہ استفہام انکاری ہے۔ یعنی اے اللہ ہم تصدیق کرتے ہیں کہ صرف تو ہی ہمارا رب اور الہ ہے۔ اللہ رب العالمین نے تمام عالم ارواح سے یہ وعدہ لیا کہ اگر تم، میرے آخر الزمان نبی ﷺ کو پالیا تو ان کی تابعداری کرو، تو تمام انبیاء و رسل تابعداری کا اقرار کرلیا۔

ایک دن حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تورات کا ایک ورق اٹھائے ہوئے فضلیت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو ایک یہودی راہب نے دیا تھا۔ آپ ﷺ کا چہرہ انور غصے سے ایسا سرخ ہوگیا، جیسے یمن کے انار۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمرؓ اگر میرے زمانہ کو موسیٰ کلیم اللہ برگزیدہ رسول بھی پالے تو وہ میری تابعداری کے بغیر کبھی نجات نہیں پاسکے گا۔ اگرچہ وہ صاحب شریعت والی العزم رسول بھی ہیں جس پر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عجز وانکسار سے عرض کیا: اعوذ بغضب رسول اللہ رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش اور مطمئن ہوئے۔ قرآن عظیم کی سورۂ آل عمران کی آیت 181 اس پر شاہد ہے:

ترجمہ: اور جس وقت لیا اللہ نے عہد پیغمبروں کا۔ البتہ جو کچھ دوں میں تم کو کتاب سے اور حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس پیغمبر سچا کرنے والا اس چیز کو کہ ساتھ تمہارے پاس پیغمبر سچا کرنے والا اس چیز کو کہ ساتھ تمہارے ہے۔ البتہ ایمان لائیو ساتھ اس کے اور مدد دینا اس کو کہا، کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے اوپر اس کے بھاری عہد میرا کہا انہوں نے اقرار کیا ہم نے کہا پس شاہد رہو اور میں ساتھ تمہارے شاہدوں سے ہوں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون

اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت میرے رسول ﷺ کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے (آل عمران ۱۳۲)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے بندوں کو جہاں اپنی اطاعت کا حکم دیا ہے وہیں اپنے حبیب اقدس

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ جہاں اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت فرض ہے وہاں اللہ تبارک وتعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت بھی فرض ہے گویا حضور پاک ﷺ کی اطاعت کے بغیر اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت مکمل تو درکنار ممکن ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ایک غیر مرئی حقیقت ہے' جس کی اطاعت کا واحد ذریعہ محض اطاعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ ہے۔ اس کے سوا اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت کسی طرح ممکن ہی نہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میرے رسول کا کہا مانو' گویا جب تک کوئی اللہ تبارک و تعالیٰ کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہیں کرتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا اطاعت گزار نہیں ہوسکتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یُحبِبکُمُ اللہ

ترجمہ: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ بندوں سے کہہ دیں اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں دوست رکھے گا۔ (آل عمران 31)

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی تابعداری کرنے والا ہی اللہ تعالیٰ کی دوستی کا دعویدار ہوسکتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ بھی صرف اپنے حضور اقدس ﷺ کی اتباع کرنے والوں کو دوست رکھتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی دوستی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع پر موقوف ہے حضور اقدس ﷺ کے اتباع کے بغیر اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت کا دعویٰ ناقص اور بے کار ہے۔ قرآن حکیم فرقان حمید کا ارشاد ہے:

مَا اٰتٰکم الرسول فخذوہ وَمَا نھٰکم عَنْہُ فَانتھُوْا

ترجمہ: جو رسول ﷺ تمہیں دے اسے لے لو اور جس بات سے روکے اس سے رک جاؤ (الحشر 7)

یہ آیت بے حد مفصل عام فہم اور مزید تفسیر کی محتاج نہیں۔ صاحب فہم وادراک کے لیے اسی ایک آیت میں ہدایت کی کامل مقدار موجود ہے۔ کسی ایک آیت میں ہدایت کی کامل مقدار موجود ہے۔ کسی معبود کو مان لینے کا یہ مطلب نہیں کہ اس کے وجود کے بارے میں مثبت رائے قائم کر لینا ہی کافی ہے ۔یعنی اس کے بارے میں صرف یہ اطلاع رکھنا یا زبان سے کہہ دینا ''جی ہاں'' ہی کافی نہیں۔ عبادت و پرستش یا بندگی انسان کی جبلت میں موجود ہے۔ انسان کہیں نہ کہیں سربسجود ہوتا ہے اور اپنی تمام امیدوں اور آرزوؤں کے برلانے والے کی تلاش میں رہتا ہے اور جہاں آ کر اس کی کوشش نے دم توڑ دیا۔ اسی راستے کو اس نے اپنا معبود بنا ڈالا۔ کبھی خود اپنے خیال کو خدا بنا دیا' کبھی اسے پتھر کی صورت بنا

Marfat.com

کر پوجا اور کبھی بچھڑے کی صورت میں۔ غرضیکہ اپنے وہم وگمان کے مطابق سینکڑوں معبود بنا ڈالے پھر ہر ایک کو خوش رکھنے اور اس کی بندگی کرنے کے دستور بھی وضع کیے پھر جب اور جہاں اللہ سبحانہ کی طرف سے ہدایت اور روشنی آئی اور انسان کو اپنی ابدی اور ازلی منزل کی اطلاع یابی ہوئی تو وہ معبود حقیقی کے حضور سربسجود ہوئے۔ یہ راہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسولوں کے ذریعے انسانوں تک پہنچائی۔ ہر زمانہ میں ہر قوم اور ہر قریہ کے لیے اللہ کی روشنی اور ازلی ہدایت انسانوں تک پہنچتی رہی ہے۔ پس معبود مان لینے کا مطلب یہ ہے کہ عبادت کا وہ طریقہ اختیار کیا جائے جو معبود کو پسند ہو جنہوں نے اس طریقہ کو اختیار کیا انہوں نے اپنے معبود کو مان لیا۔ اور جنہوں نے یہ طریقہ اختیار نہیں کیا' انہوں نے حقیقتاً نہیں مانا اگرچہ زبانی مانتے ہوں۔

ایمان عمل کا تقاضہ کرتا ہے اور مان لینا دراصل عمل کرنے کا اقرار ہے تسلیم اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک اقرار پر عمل نہ کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولو انهم اذظلموا انفسهم جاؤک فاستغفرلهم الرسول لوجدو الله توابا رحيما

ترجمہ: اور جس وقت اپنا نقصان کر بیٹھے تھے اس وقت آپ ﷺ میں حاضر ہو جاتے' پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کے لیے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو قبول کرنے والا پاتے۔

ابن کثیر ومدارک میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے دفن کے بعد ایک اعرابی آیا اور روتے ہوئے سر پر خاک ڈالتے قبر شریف پر گیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں بے شک اپنی جان پر ظلم کیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ ﷺ میرے لیے استغفار فرمائیں " قبر مبارک سے آواز آئی تجھ کو بخش دیا گیا ہے۔"

مواہب میں ہے کہ اس خوش بخت کا نام عبداللہ بن عمر بن مغویہ تھا جو 228 ہجری میں فوت ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وما ارسلنک الا رحمته الالعلمین

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا (الانبیا 107)

آپ ﷺ ہر عالم کے لیے ہر وقت رحمت ہیں جہاں عالم ہے وہاں رحمت ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس دن دنیا کو پیدا کیا اس دن سے لے کر قیامت تک جو کچھ بھی اس دنیا میں موجود ہے ہر شے کے لیے اول سے آخر تک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت ہیں۔

Marfat.com

آپ ﷺ کا رحمۃ اللعالمین ہونا ازل سے ابد ہے۔ آپ ﷺ جب دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے اس وقت بھی آپ ﷺ ہر عالم کے لیے رحمت تھے اور جب آپ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے اس وقت سے لے کر قیامت تک بھی آپ ﷺ ساری دنیا کے لیے رحمت ہیں اور یہ درجہ کسی اور کو حاصل نہیں۔

اللہ جل جلالہ رب العالمین ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے رسول مقبول ﷺ رحمۃ اللعالمین اور جہاں ربوبیت ہے وہاں رحمت ہے۔

ربوبیت ہر جا ہے، رحمت بھی ہر جا ہے جس طرح کوئی بھی جہان اللہ کے بغیر نہیں رحمت کے بغیر بھی نہیں۔ جس طرح ہر عالم میں رب کا نور ہونا ضروری ہے اسی طرح ہر عالم میں رب کا نور ہونا ضروری ہے اسی طرح رحمت کا ظہور بھی ضروری ہے۔ اسی طرح رحمت کا ظہور بھی ضروری ہے۔ رحمت کا تصور عالمگیر ہے رحمت کے بغیر زمین و آسمان میں کوئی چیز ایک لحہ بھر بھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ کائنات کی تخلیق اور نظام کائنات تمام کا تمام رحمت سے بھرپور ہے۔ یہاں تک کہ کائنات کی جو چیزیں ہمیں اچھی نہیں لگتیں اور ہمارے لیے سخت اذیت کا باعث ہوتی ہیں وہ اپنے اندر رحمت کا بہت اہم پہلو رکھتی ہیں۔ اس کی بے شمار مثالیں ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایھاالنبی انا ارسلنک شاھدا ومبشرا و نذیرا و داعیاالی اللہ باذنہ وسراجامنیرا:

ترجمہ: اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا عاقبت انجام سے اور بلانے والا اللہ کی طرف اس کے حکم سے اور چمکتا ہوا چراغ بنا کر بھیجا۔

ویکون الرسول علیکم شھیدا :ترجمہ :اور ہو گا رسول ﷺ تمہارا تم پر گواہ۔ (تفسیر عزیزی صفحہ 295)

اس لیے کہ آپ ﷺ کو نور نبوت سے تم میں سے ہر دیندار کے رتبہ کی اطلاع ہے کہ وہ کس درجے میں میرے دین میں ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے جو حجاب کہ اس کی روحانی ترقی کی رکاوٹ بنا ہے پس آپ ﷺ پہچانتے ہیں تمہارے گناہوں کو اور تمہارے ایمان کے درجات کو اور تمہارے نیک و بد اعمال کو اور تمہارے اخلاص و نفاق کو اس لیے کہ آپ ﷺ کی شہادت دنیا میں شریعت کے حکم کے ساتھ امت کے حق میں مقبول اور واجب العمل ہے اور جو کچھ اپنے زمانے کے حاضر لوگوں کے فضائل اور مناقب مثل صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے یا اپنے زمانے سے غائب لوگوں کے جیسے اویس رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہ اور صلہ اور امام مہدی علیہ السلام اور مقتول دجال یا حاضرین اور غائبین کے عیب وقصور کا ذکر فرمایا ہے۔ان پر اعتقاد کرنا واجب ہے یہی وجہ ہے کہ روایات میں آیا ہے کہ ہر نبی کو اپنی امت کے اعمال پر مطلع کیا جاتا ہے کہ فلاں آج اس طرح عمل کرتا ہے اور فلاں اس طرح تا کہ وہ قیامت کے دن گواہی دے سکیں۔"

چنانچہ حضور اقدس ﷺ کی یہ حدیث کتب صحیحہ میں موجود ہے۔ **عرضت الی اعمال امتی** یعنی مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں منصور بن ابی حاتم حضرت کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو تین اوصاف میں خاص طور پر مالا مال فرمایا ہے۔

1۔ انہیں شاہد کا مقام عطا فرمایا کہ وہ امت کے اعمال سے باخبر رہتے ہیں۔اگر وہ ان کے احوال سے خود بے خبر ہوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور میں ان کے اعمال کی کیا شہادت پیش کرسکتے ہیں۔

2۔ بندوں میں سے انہیں شہداء کی پوری شہادت ہوتی ہے۔

3۔ وہ ایسے مستجاب الدعوات ہوتے ہیں کہ جب وہ رب العزت کے حضور میں کسی کے لیے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائیں یا ارادہ ہی کریں تو اللہ رب العزت اس دعا کو شرف اجابت عطا فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو وہ علم عطا کیا ہے' جس سے وہ بندوں کے عیب وثواب سے پوری طرح آگاہ ہوتے ہیں۔بندوں کا خلوص اور نفاق ان پر پوری طرح ظاہر ہوتا ہے۔ایسا اعتقاد ان پر رکھنا واجب ہے بلکہ یہاں تک روایات ہیں کہ ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ فلاں شخص فلاں وقت پر یہ عمل کرے گا۔تا کہ قیامت کے دن وہ اس کی شہادت پیش کرسکیں اس لیے ہم پر لازم آتا ہے کہ انبیا کے ساتھ واسطہ اور تعلق پیدا کیا جائے۔ایسا واسطہ نہیں جیسا کہ یہودیوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی شان میں پیدا کیا اور نہ ہی وہ توسط جو نصاریٰ نے اپنے نبی کے متعلق پیدا کیا کہ انہیں خدا کا بیٹا بنا دیا بلکہ ہمارا اعتقاد اور خلوص ان کے مقام علو تک مخصوص رہنا چاہیے کہ آپ ﷺ اللہ کے برگزیدہ اور مقبول اور محبوب نبی ہیں۔جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال مروت سے مقام احسان عطا کیا اور بے شمار علوم کے خزانے اس کے حوالے کیے اور اپنے غیب پر انہیں خبردار کیا اور ان کی صفت کمال ہے کہ وہ بندے ہوکر تمام بندوں میں ممتاز اور اللہ کریم کے انوار وعلوم کی تجلیات کے مظہر اتم ہیں اور ان کا مقام' مقام محمود ہے اور ان سے گناہ کا سرزد ہونا ناممکن بنا دیا گیا ہے اور انسانوں کا تمام صفات کے وہ مثالی جوہر ہیں اور یہی انسان کی رائے کا علو ہوسکتا ہے۔

Marfat.com

ملکی گندم سے تیار شدہ دیسی آٹا

شیر مارکہ آٹا

وزن 10 KG

میاں عبدالوحید

سرتاج فلور ملز جی ٹی روڈ لاہور

فون: 6541917-6544633-6544282

Marfat.com

رُوداد سالانہ عرسِ مبارک حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

(رپورٹ: نعیم عصمت ...... مانچسٹر یو۔ کے)

بمقام مسجد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہڈرز فیلڈ (U.K) بعد نماز ظہر تا مغرب بروز اتوار 25 اکتوبر 2009ء
زیر سرپرستی: فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتھم العالیہ

اس بابرکت محفل کا آغاز تلاوت قرآنِ پاک سے ہوا۔ سٹیج سیکرٹری مولانا حیدر علی مجاہد نے تلاوت قرآن پاک کے لئے مسجد ہذا کے خطیب حضرت مولانا نور الحسن صاحب کو تلاوت قرآنِ پاک کے لئے دعوت دی۔ مولانا نور الحسن صاحب نے پرسوز انداز میں تلاوتِ قرآن پاک کا شرف حاصل کیا۔

بعد ازاں علامہ حیدر علی مجاہد نے حضرت میاں غلام اللہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر مختصر بیان فرمایا اور آپ کے اہم کارناموں بالخصوص اتباع سنت اور دینی مساعی پر روشنی ڈالی۔ پھر انہوں نے نعت کے لئے مسجد ہذا کے ایک طالب علم کو دعوت دی۔ انہوں نے بہت خوبصورت آواز میں نعت شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ نعت کے بعد مولانا حیدر علی مجاہد نے خطاب کے لئے مولانا قاری محمد حنیف حقانی صاحب کو دعوت خطاب دی۔ مولانا حقانی صاحب نے اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں خطاب فرمایا۔ حقانی صاحب نے اتباع سنت اور ادب پر پُرزور اور مفصل خطاب فرمایا مثلاً کس طرح حضرت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے نیک بندوں کی عزت کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ سخت بیمار تھے جب آپ کے سامنے اللہ کے نیک بندوں کا توقیر ذکر ہوا تو آپ بیماری کی حالت میں اُٹھ کر بیٹھ گئے۔

بعد ازاں مولانا حیدر علی مجاہد نے اپنے والد گرامی کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک دفعہ وہ سخت بیمار تھے اور ان کا اگلے دن آپریشن ہونا تھا وہ سخت پریشان تھے تو رات کو ان کے والد ماجد کو خواب میں قبلہ حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ آپ کو ٹھیک کر دیں گے اور اگلے دن سب ڈاکٹر حیران

Marfat.com

تھے اور پوچھنے لگے بابا جی یہ آپ ٹھیک کیسے ہو گئے تو انہوں نے کہا میرے پیرو مرشد حضرت ثانی قبلہ رحمۃ اللہ علیہ رات کو میرے خواب میں تشریف لائے اور آپ سرکار کی دُعا و برکت سے میں رات رات میں ٹھیک ہو گیا۔ وقت بڑی تیزی سے گزر رہا تھا نماز عصر کا وقت ہو گیا تھا بعد نماز عصر مولانا حیدر علی مجاہد نے تلاوت قرآن کریم سے محفل کا آغاز کیا اور نعت کے لئے حاجی عبد الستار کو دعوت دی انہوں نے بہت ہی محبت سے ایک خوبصورت نعت پیش کر کے حاضرین کے ایمان کو تازہ کیا۔

بعد میں مولانا حیدر علی مجاہد صاحب نے حضرت علامہ قاری عبد المجید صاحب کو دعوت خطاب دی۔ انہوں نے فرمایا کہ آج ہم یہاں ہڈرز فیلڈ میں مسجد ابوبکر رضی اللہ عنہ میں جو یہ روحانی محفل میں حاضر ہیں اس محفل کو حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ قبلہ براہ راست شرقپور شریف میں ملاحظہ فرما رہے ہیں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت کو اپنے تو اپنے غیر بھی مانتے ہیں کہ وہ ایک بہت بڑے اللہ تعالیٰ کے ولی کامل تھے پھر انہوں نے ایک امریکی انگریز کے مسلمان ہونے کا واقعہ سنایا جو خود اس امریکی انگریز مسلمان نے انہیں سنایا کہ کس طرح وہ امریکی پاکستان کے دورے پر گیا اور وہ مختلف اولیاء کے مزارات پر حاضر ہوا وہ کہنے لگا کہ وہ یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ ہزاروں لوگ روزانہ کیسے فری لنگر کھاتے ہیں اور اس امریکی نے شرقپور شریف بھی حاضری دی اور کہنے لگا کہ میں حیران ہو گیا کہ کس طرح حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ۶۰ سال پہلے لنگر کے لئے پنڈال بنایا آپ کے اس پنڈال کا استعمال آج بھی ہوتا ہے یعنی آپ نے ۶۰ سال پہلے آج کے بارے میں بھی سوچا کہ لوگ آرام سے لنگر کھا سکیں۔ جب یہ امریکی واپس اپنے ملک گیا تو اس نے یہ لنگر کا سلسلہ امریکہ میں شروع کیا کہنے لگا پہلے تو لوگوں نے اسے بہت پیسے دیئے مگر چھ مہینوں کے اندر ہی اسے Free Food کا سلسلہ بند کرنا پڑا (پیسوں کی قلت کی وجہ سے) اور کہنے لگا کہ میں یہ سوچنے لگا کہ پاکستان جیسے غریب ملک میں یہ لنگروں کا سلسلہ صدیوں سے اولیاء

Marfat.com

کے مزارات پر جاری ہے کیا وجہ ہے کہ میں امریکہ جیسے امیر ترین ملک میں یہ سلسلہ جاری رکھنے میں ناکام ہو گیا۔ پھر میرے دل میں یہ بات آئی کہ اللہ کے بزرگوں کے لنگر پیسوں سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے چلتے ہیں اور وہ اس بات پر مسلمان ہو گیا اللہ اکبر۔ قاری صاحب نے حضرت ثانی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شرقپور شریف کی تمام مساجد کی مرمت اپنے ذمے لی ہوئی تھی مولانا مجاہد صاحب نے دعوت خطاب علامہ خورشید احمد قصوری کو دی۔ انہوں نے مختصراً اولیاء کرام کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ کس طرح اللہ کے ان نیک بندوں نے دین اسلام کو ایک نئی تازگی بخشی اور ہمیں ان لوگوں کے فیضان صحبت سے فائدہ اٹھانا چاہیے جو دن رات اپنے ربّ کا ذکر کرتے ہیں تاکہ ہمارا تعلق اپنے ربّ سے مضبوط ہو آج اگر ہم نے اپنے ایمان کو محفوظ رکھنا ہے تو ہمیں اپنے آپکو ان صوفیاء کرام سے وابستہ کرنا پڑے گا۔

وقت بہت تیزی سے گزر رہا تھا مولانا حیدر علی مجاہد صاحب نے نعت شریف پڑھنے کے لئے مسجد ہذا کے خطیب مولانا نور الحسن صاحب کو دعوت دی انہوں نے ایک بڑی خوبصورت نعت شریف پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

اب مولانا مجاہد صاحب نے خطاب کے لئے ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی کو دعوت خطاب دی ڈاکٹر صاحب نے مختصر وقت میں اتباع سنت کے موضوع پر بیان فرمایا کہ کس طرح دوران نماز جب حکم ہوا کہ اے حبیب اپنا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیں تو کس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بغیر بریفنگ کے نماز کے دوران ہی اپنی ایڑیوں پر گھوم کر اپنا رُخ بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف کر لیا۔ دُنیا میں اتباع کی اس سے بڑی مثال آپ کی نہیں ملے گی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک کو اس کا ربّ کریم ہی جانتا ہے اس لئے جب ہم درود شریف پڑھتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ یا اللہ تو درود بھیج اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکہ ہم تو اس قابل ہی نہیں اور تو ہی جانتا ہے تو نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا اعلیٰ

Marfat.com

مقام عطا فرمایا ہے۔

پھر ڈاکٹر صاحب نے اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ سنایا جو نوائے وقت میں ۲۷ ستمبر ۲۰۰۹ء کو شائع ہوا تھا کہ مرزا غلام احمد نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو اس نے چیلنج کیا۔ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوا کہ کوئی اس جھوٹے نبی کے مقابلے میں نہیں آ رہا تو آپ نے منٹو پارک میں اس کا چیلنج قبول کیا اور اُس کو فرمایا کہ ہم میں سے جو سچا ہے وہ شیر بن کر جھوٹے کو کھا لے، ابھی آپ یہ فرما رہے تھے تو آپ کے جسم مبارک پر لمبے لمبے بال نکلنے لگے اور وہ جھوٹا نبی یہ دیکھ کر میدان سے بھاگ گیا۔

نوائے وقت سنڈے میگزین (۲۷ ستمبر ۲۰۰۹ء) میں محمد نواز میرانی لکھتے ہیں:

قادیانیوں کی مناظرے کی ڈھول بجا کر منادی کی صورت میں دعوت مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن کو بے ترتیب کر رہی تھی ان دنوں شیر محمد شرقپور سے لاہور تشریف لائے ہوئے تھے اور اندرون لاہور رہائش پذیر تھے۔ انہوں نے بھی قادیانیوں کا یہ اعلان سنا، چونکہ ہمیشہ سے باطل کے پیچھے ایک نادیدہ ابلیسی قوت کالے علم اور جادو ٹونے اور نجس دیوی دیوتاؤں اور پنڈتوں اور بے عمل عالموں کی منفی قوت ساتھ ہوتی ہے لہٰذا یہ سفلی علم کے زور پر مناظرے پہ کسی کو سامنے آنے کی بجائے ان کے دلوں میں ہیبت و ڈر بٹھا دیتی ہے۔ لہٰذا ان سب مسلمان عالموں کے ساتھ بھی یہی ہوتا رہا کہ وہ سمجھتے تھے ان کی مناظرے کی مطلوبہ تیاری مکمل نہیں لہٰذا وہ مقابلے سے پہلو تہی کرتے رہے۔ اسی سوچ و بچار غور و فکر میں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اور اسی ادھیڑ پن میں اونگھنے لگے۔ ان پہ طاری اس کیفیت میں خاتم النبیین آقائے نامدار رحمۃ للعالمین، فخر موجودات مالک کون و مکاں اپنی جلالی کیفیت میں تشریف لائے اور حکم دیا کہ کاذب دعویداروں کے سامنے خاموش کیوں ہو، جاؤ اور ان جھوٹوں کے ساتھ مناظرہ کرو۔ مناظرے کا وہ آخری دن تھا مسرت و خوشی

Marfat.com

کے شادیانے قادیانیوں کے دلوں میں بج رہے تھے ان کی حالت دیدنی تھی وہ پھولے نہیں سما رہے تھے کہ اچانک ان کا چیلنج قبول کرنے والا ولی اللہ اور آخری نبی ﷺ کے غلاموں کا غلام شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ سامنے آئے اور سٹیج پر چڑھ کر اس کاذب و جاہل سے مناظرے کرنے سے پہلے اسے چیلنج کرنے لگے کہ اگر تم سچے ہو اور ربّ کی رضا تمہارے ساتھ ہے تو میں تین باتیں اور تین شرائط رکھتا ہوں۔ پہلی شرط یہ کہ راوی دریا جو شاہدرے کے ساتھ بہہ رہا ہے وہ منٹو پارک کے ساتھ بہنا شروع ہو جائے۔ دوسری شرط یہ کہ ایک کنواری باکرہ لڑکی لائی جائے جو یہاں قریب خیمہ لگائے اور وہ لڑکی بچہ جنے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ جو سچا ہو ہم دونوں میں سے وہ اچانک شیر بن جائے اور جھوٹے کو کھا جائے۔

نوائے وقت کا یہ اقتباس بڑا تشویشناک اور افسوسناک اور باخبر اور باشعور فرزندان توحید کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ جب شرعی طور پر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور پوری اُمت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور اس کے بعد جو کوئی نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا، کاذب مرتد اور خارج از اسلام ہے۔

تاریخ اسلام اس بات پر شاہد عادل ہے کہ خلیفہ راشد سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے مختصر دورِ خلافت میں جہاں اور عظیم کارنامے سرانجام دیئے وہاں جھوٹے مدعیان نبوت کا قلع قمع کر کے سکھ کا سانس لیا اور ۱۴۰۰ برس کے اندر اس مسئلے پر کوئی اختلاف نہیں ہوا۔ پاکستان بننے کے بعد بھٹو دور میں قانونی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

یہ امر تعجب خیز ہے کہ نہ صرف یہ کہ شریعت مطہرہ کے واضح اور مستحکم عقیدے کو نظر انداز کیا گیا ہے بلکہ پاکستان کے آئین اور قانون کی صریح خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ لہٰذا جہاں اُمت مسلمہ کا یہ فریضہ ہے کہ وہ ایسے بیانات کی پُرزور مذمت کریں وہاں

Marfat.com

ارباب حکومت کا یہ فریضہ ہے کہ وہ ان بیانات کا نوٹس لیتے ہوئے قانونی اقدامات کریں۔

اس مضمون سے آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف کے ولی کامل عارفِ حقانی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی جرأت، ہمت، اسلامی عقیدے کا دفاع اور حبیب کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق اور مستحکم وابستگی کا اظہار بھی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ہمیں شریعت مطہرہ کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

اب مولانا حیدر علی مجاہد صاحب نے دعوت خطاب صاحبزادہ حضرت میاں جلیل احمد شرقپوری کو دی۔ میاں صاحب قبلہ نے اپنی تقریر کا آغاز سورۂ فاتحہ کی تلاوت سے کیا اور سورت پاک کی فضیلت بیان کی اور فرمایا کہ اس سورت کی تلاوت کے بغیر ہماری نماز نہیں ہوتی اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ خالق کائنات کو اس سے کتنا پیار ہے اس میں کوئی بات ضرور ہے۔ اس سورت پاک میں پہلے ربّ کریم کی ثناء ہے پہلے ربّ جلشانہٗ اپنے بندوں سے اپنی شان و عظمت بیان کرواتا ہے پھر التجا کرواتا ہے کہ الٰہی مجھے سیدھی راہ دکھا اور اُن بندوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ہے۔ ربّ کریم نے ایک طریقہ پسند فرمایا کہ وہ اپنے انبیاء کرام کے ذریعے لوگوں کی رہنمائی فرمائے گا یہ اس کا پسندیدہ نظام ہے تو پھر ہمیں بھی اس نظام سے محبت کرنی چاہیے جسے ربّ پسند فرماتا ہے تو اب غور کریں سورت فاتحہ کی اس آیت پر تو پتہ چلتا ہے کہ آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ لوگوں کے در پر جانا ہماری ضرورت ہے کیونکہ یہ طریقہ ربّ کریم کو پسند ہے اور اس طریقے سے ہمیں ربّ کریم سیدھا راستہ دکھاتا ہے تو اولیاء کرام کے در سے ہمیں ربّ کریم ہدایت عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ میاں جلیل صاحب کی تقریر کے اختتام پر نماز مغرب کا وقت ہو گیا تھا نماز مغرب ادا کی گئی۔ ختم شریف پڑھا گیا اور اس نورانی بابرکت تقریب کے اختتام پر لوگوں میں لنگر تقسیم کیا گیا۔

Marfat.com

23- حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ

☆ ---ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

آپ کا نسب شریف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ کے پندرہویں جد شیخ شہاب الدین علی ہیں جن کا لقب فرخ شاہ ہے۔ آپ سلاطین کابل کے بڑے امراء میں سے تھے۔ آپ وہ پہلے مسلمان امیر ہیں جنہوں نے غزنی و کابل سے ہندوستان تک دین اسلام کو رواج دیا۔ حضرت مجدد کے چھٹے جد امجد امام رفیع الدین ہیں جو علم ظاہر و باطن کے جامع تھے۔ آپ کو خلافت سید جلال الدین بخاری معروف بہ مخدوم جہانیاں سے ہے۔ آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہندوستان میں سکونت اختیار کی۔ شہر سرہند کی بناء آپ ہی سے ہوئی۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 14 شوال 971 ہجری کو شہر سرہند میں ہوئی۔ آپ کی ولادت سے قبل آپ کے والد نے خواب دیکھا کہ ہر سو ظلمت پھیل گئی ہے۔ سور بندر اور ریچھ لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اسی دوران میرے سینے سے نور نکلا اس میں ایک تخت جس پر کوئی شخص تکیہ لگائے ہوئے ہے نکلا۔ اس کے سامنے تمام ظالموں، زندیقوں اور ملحدوں کو بکرے کی طرح ذبح کیا جا رہا ہے اور کوئی شخص بلند آواز سے کہتا ہے:

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔

اس کی تعبیر حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ نے توجہ کے بعد یہ بیان کی کہ

Marfat.com

تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جس سے الحاد و بدعت کی تاریکی دور ہوگی اور یہ تعبیر بالکل درست نکلی۔

طلب علم کی غرض سے آپ کو مکتب میں داخل کرایا گیا تو تھوڑی مدت میں قرآن کریم حفظ کرلیا۔ اکثر علوم متداولہ آپ نے اپنے والد ماجد سے حاصل کیے۔ اس کے بعد آپ نے سیالکوٹ سے محقق مولانا کمال کشمیری سے معقولات کی بعض کتابیں اور حدیث پاک کی بعض کتابیں مولانا یعقوب کشمیری سے پڑھیں۔ الغرض آپ سترہ سال کی عمر میں علوم ظاہری کی تحصیل کے سب مرحلے طے کر کے اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہو کر تدریس میں مشغول ہوئے۔ اسی دوران آپ نے عربی، فارسی میں متعدد رسالے نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ تحریر فرمائے۔ چنانچہ رسالہ تہلیلیہ، رسالہ اثبات نبوت اور رسالہ ردّ شیعہ انہی رسائل میں سے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے مکتوبات کی تین جلدیں ہیں۔ پہلی جلد ۱۰۲۵ھ میں دوسری جلد ۱۰۲۸ھ میں اور تیسری جلد ۱۰۳۱ھ میں اختتام کو پہنچی۔

حضرت شیخ زیارتِ روضۂ رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے روانہ ہوئے راستے میں دہلی پہنچے تو ایک دوست مولانا حسن کشمیری نے حضرت باقی باللہ کی بہت تعریف کی اور ان سے ملنے کو کہا۔ حضرت مجدد جب حضرت خواجہ کی بارگاہ میں آئے تو آپ نے فرمایا اگرچہ تم سفر مبارک کا ارادہ رکھتے ہو لیکن کچھ مدت کم از کم ایک ہفتہ فقراء کی صحبت میں رہو تو کیا حرج ہے ابھی دو روز گزرے تھے کہ حضرت خواجہ کے کشش و تصرف سے آپ پر طریقہ

Marfat.com

نقشبندیہ کو اخذ کرنے کا شوق غالب ہوا۔ آپ نے حضرت خواجہ سے عرض کیا اور انہوں نے بغیر استخارہ کے فوراً اپنے سلسلہ میں داخل کر لیا۔ خلوت میں لے جا کر توجہ شروع کی اسی وقت آپ کا دل ذاکر ہو گیا۔ روز بروز ترقیات و عروجات ظاہر ہونے لگے۔ حضرت خواجہ فرماتے کہ شیخ احمد کی سرعت سیر کا سبب یہ ہے کہ وہ محبوب و مراد ہیں۔ حضرت شیخ پر رسول کریم ﷺ کی محبت کا غلبہ اس قدر تھا کہ ایک روز درویشوں کی جماعت میں فرمایا:

> ''محبت آنسرور بہ نہجے مستولی شدہ است کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ را بواسطہ آں دوست مے دارم کہ رب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است''۔

ترجمہ: ''آنسرور (آقاء نامدار) علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اس طرح غالب آ گئی ہے کہ میں حق سبحانہٗ وتعالیٰ کو اس لئے دوست رکھتا ہوں کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رب ہیں''۔

حضرت شیخ کی سب سے بڑی کرامت آپکے مکتوبات و دیگر تصانیف ہیں جن میں وہ نادر علوم و معارف الہامیہ درج ہیں جو سنت و شریعت کے عین موافق ہیں۔ ایک طرف آپ نے سترہ برس کی قلیل عمر میں علوم ظاہری سے فارغ ہو کر تدریس و رسائل کے ذریعے تبلیغ کا کام شروع کیا دوسری طرف حضرت خواجہ کے وصال کے بعد ان کے مسترشدین کے استفادہ باطنی کو بھی جاری رکھا۔ آپ کے کمالات عالیہ کی برکت اور انوار صحبت کے فیض سے سلسلہ نقشبندیہ تھوڑے ہی عرصہ میں دور دور شائع ہو گیا اور پھر ہندوستان سے

Marfat.com

باہر دیگر ممالک میں بھی پھیلنے لگا۔ آپ کے سلسلہ عالیہ میں جنوں کا بادشاہ مع اپنے لشکر داخل ہوگیا اور اپنے اپنے خلفاء حق کی ہدایت کیلئے مختلف ملکوں جیسے ستر اہل ارادت ترکستان اور قبچاق بھیجے۔ چالیس کے قریب روم و شام کو بھیجے، دس معتبر کاشغر روانہ کئے اور تین بڑے خلفاء کو توران، بدخشان اور خراسان کی طرف رخصت کیا۔ ان خلفاء کو ہر جگہ سے بہت پذیرائی ملی۔ اس طرح یہ سلسلہ بھی دور تک پھیل گیا۔ حضرت شیخ احمد عبادات و عادات میں نہایت احتیاط برتتے اور ہمیشہ سنت کی پیروی کرتے، صبر وشکیب، رضا و تسلیم، حسب حال ہر ایک کی تعظیم، لوگوں پر شفقت، صلہ رحمی، ارباب حقوق کی رعایت، مریضوں کی عیادت، سلام میں سبقت، کلام میں نرمی آپ کا شیوہ حسنہ تھا۔

آپ اپنے آخری ایام میں تنہائی زیادہ پسند کرنے لگے۔ اکثر آپ لقائے سبحانہٗ وتعالیٰ کے شوق میں رو پڑتے۔ مرض کی حالت میں خیرات وصدقات بکثرت وقوع میں آئے۔ ۱۲ محرم الحرام ۱۰۳۴ھ کو آپ نے فرمایا کہ ابھی مجھے بتایا گیا ہے کہ چالیس پچاس دن کے درمیان تجھے اس جہان سے اس جہان جانا پڑے گا۔ اور میری قبر مجھے دکھائی گئی۔ اگرچہ آپ پر ضعف غالب آ گیا لیکن عبادات و وظائف کے اوقات میں ذرا بھر بھی فرق نہ آیا۔ حتیٰ کہ اپنی ظاہری حیات کی آخری رات کو تیسرے پہر اٹھ کر وضو کیا نماز تہجد ادا فرمائی۔ اور پھر نماز فجر باجماعت ادا کی۔

حسب عادت مراقبہ کیا اشراق بڑی دلجمعی سے ادا فرمائی اور بستر پر سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق لیٹ گئے۔ اس رات آپ بار بار

Marfat.com

یہ مصرعہ پڑھتے کہ

"اج ملاوا کنت سوں سکھی سب جگ دیوناں وار"

ترجمہ: "اے محرم! آج وصال دوست ہے میں تمام جہان نثار کرتا ہوں"۔

لیٹنے کے بعد آپ کے آخری لمحات میں صرف آپ کی زبان مبارک پر ذکر الہٰی جاری تھا۔ ابھی دن کا پہلا پہر تھا کہ ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ کو تریسٹھ برس کی عمر میں تریسٹھ دن بیمار رہ کر اس جہان فانی سے اللہ اللہ کہتے ہوئے وصال فرمایا اور اس قبہ منورہ میں جو خود آپ نے اپنے بڑے صاحبزادے خواجہ محمد صادق کے مرقد پر تعمیر فرمایا تھا دفن ہوئے۔

یا اللہ جل جلالہ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

یومِ مجدد الف ثانیؒ منانے کی اپیل

مجدد ہزارہ دوئم امام ربانیؒ مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ
کی گرامی قدر شخصیت محتاج تعارف نہیں

علامہ اقبالؒ نے بجا طور پر اپنے اس لافانی شعر میں انہیں ہدیہ تحسین پیش کیا ہے۔

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہباں — اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

حضرت مجدد الف ثانی سلسلہ نقشبندیہ سے وابستگی کے علاوہ سلسلہ چشتیہ میں بھی بیعت تھے۔ ہر پاکستانی کا دینی ملی اور اخلاقی فرض ہے۔ یوم مجددؒ منا کر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کی تعلیمات کی ترویج اشاعت کا اہتمام کرے۔ اس لیے جملہ برادران اسلام سے پرزور اپیل ہے کہ وہ صفر المظفر کا پورا مہینہ ملک کے گوشہ گوشہ میں امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کی یاد میں جلسے منعقد کیے جائیں اور آپ کی تعلیمات اور پیغام کو عام کیا جائے۔

الداعی الی الخیر: الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی ناظم و سرپرست دار المبلغین حضرت میاں صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ شرقپور شریف شیخوپورہ (پاکستان)

فون نمبرز 03004243812, 0562591054

CM134

کھانسی، نزلہ، زکام
کسی موسم یا کسی وقت کے پابند نہیں

ہمدرد کی مجرّب دوائیں ان کا علاج بھی ہیں اور ان سے محفوظ رہنے کی مؤثر تدبیر بھی

سُعالین

مُفید جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ سُعالین، گلے کی خراش اور کھانسی کا آسان اور مؤثر علاج۔ آپ گھر میں ہوں یا گھر سے باہر، سرد و خشک موسم یا گرد و غبار کے سبب گلے میں خراش محسوس ہو تو فوراً سُعالین لیجیے۔ سُعالین کا باقاعدہ استعمال گلے کی خراش اور کھانسی سے محفوظ رکھتا ہے۔

جوشینا

نزلہ، زکام، فلو اور اُن کی وجہ سے ہونے والے بخار کا آزمودہ علاج۔
جوشینا کا روزانہ استعمال موسم کی تبدیلی اور فضائی آلودگی کے مضر اثرات بھی دُور کرتا ہے۔
جوشینا بند ناک کو فوراً کھول دیتی ہے۔

لعوق سپستاں

نزلے زکام میں سینے پر بلغم جم جانے سے شدید کھانسی کی تکلیف طبیعت نڈھال کر دیتی ہے۔
اس صورت میں صدیوں سے آزمودہ ہمدرد کا لعوق سپستاں، خشک بلغم کے اخراج اور شدید کھانسی سے نجات کا مؤثر ذریعہ ہے۔
ہر موسم میں، ہر عمر کے لیے

صُدوری

مؤثر جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ خوش ذائقہ شربت۔ خشک اور بلغمی کھانسی کا بہترین علاج۔ صدوری سانس کی نالیوں سے بلغم خارج کر کے سینے کی جکڑن سے نجات دلاتی ہے اور پھیپھڑوں کی کارکردگی کو بہتر بناتی ہے۔ بچوں، بڑوں سب کے لیے یکساں مُفید۔

شوگر فری صُدوری بھی دستیاب ہے۔

سُعالین، جوشینا، لعوق سپستاں، صُدوری۔ ہر گھر کے لیے بے حد ضروری

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ

ہمدرد سے متعلق مزید معلومات کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کیجیے
www.hamdard.com.pk

Adarts-SJLS-1/2009

Marfat.com

☆۔۔۔ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری

مختصر حالات حضرت شیرِ ربّانی رحمہ اللہ تعالیٰ

مجددِ عصر، قطبِ زمانہ، شیرِ ربّانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کی خوشخبری آپ کے جدِ اعلیٰ کو کابل کے ایک بزرگ نے ایک صدی پہلے ہی دے دی تھی اور آپ کا نام بھی تجویز کر دیا تھا۔ جب حضرت مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ نے شرقپور کو اپنا مسکن بنایا تو امیرِ طریقت حضرت بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے بہت عرصہ پہلے شرقپور میں تشریف لایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے کشف سے بتایا ہے کہ اس بستی میں ایک "شیر خدا" پیدا ہوگا۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر سال شرقپور میں تشریف لاتے اور وطنِ محبوب کی زیارت کرتے۔ سکونِ قلب حاصل کرنے کے بعد واپس کوٹلہ شریف تشریف لے جاتے۔ حضرت بابا رحمہ اللہ تعالیٰ کی آمد کا یہ سلسلہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش تک جاری رہا 1

روایت ہے کہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولادت باسعادت سے کئی سال پہلے ایک مجذوب بھی حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جائے پیدائش کے گرد چکر لگایا کرتے تھے۔ انہوں نے لوگوں کے اصرار پر بتایا کہ اس محلہ میں ایک مقبول بارگاہِ رب العلیٰ پیدا ہوگا۔ میں اُس کی بوئے مست سے روح کو مسرور اور دل و دماغ کو تازہ کرتا ہوں 2

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا شمار ان خوش بخت انسانوں میں ہوتا ہے جنہوں نے عمر بھر نیکیاں کمائیں۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے راستے پر گامزن رہے۔ دینِ حق کی تبلیغ وتلقین کو شعار بنائے رکھا۔ خلقِ خدا کو حکم خداوندی اور اسوہ رسول کریم ﷺ سے اپنی حیاتِ مستعار کو سنوارنے اور سجانے کی عمر بھر تلقین فرماتے رہے۔ آپ نے اپنے علم وفضل، عزم وعمل اور خلوص وشفقت کے لاکھوں انمٹ نقوش چھوڑے 3

Marfat.com

پیکرِ زہد وتقویٰ، قافلہ سالارِ اہلِ وفا و رضا حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادتِ باسعادت 1282 ہجری میں شرق پور میں ہوئی۔ آپ حضرت میاں عزیز الدین رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے تھے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا سنت کے مطابق پیدائش کے ساتویں روز نام "شیر محمد" رکھا گیا۔ آپ کی ابتدائی عمر میں ہی آثار بزرگی آپ کی طبیعت سے ہویدا ہونے لگے تھے۔ آپ کا بچپن مبارک حضور پُرنور شافی یوم النشور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی اتباع سے شروع ہُوا۔ آپ نہ تو بچوں کے ساتھ کھیلتے اور نہ ہی اُن کے ساتھ نشت و برخاست رکھتے تھے۔ آپ کو جب مکتب میں بٹھایا گیا تو آپ کی طبیعت بچوں سے مناسبت نہ پکڑتی تھی۔ آپ شرم وحیا کے پیکر بے مثل تھے۔ آپ کی طبیعت باقی بچوں کی نسبت بالکل مختلف تھی۔ آپ کو کھیل کود اور لہو ولہب سے بچپن ہی سے نفرت تھی۔ آپ کو سب سے پہلے قرآن پاک کی تعلیم کے لئے مدرسہ بھیجا گیا۔ آپ پر عشق الٰہی کا رنگ بچپن ہی سے غالب تھا۔ آپ کے جدِ امجد مولانا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ جو سیپارہ قرآن پاک آپ کو برائے تعلیم دیتے تو آپ عشق الٰہی میں روتے روتے اسے آنسوؤں سے بھگو دیتے۔ آپ کے جدامجد جب آپ سے رونے کی وجہ دریافت فرماتے تو آپ خاموش رہتے اور رونے کا کوئی سبب نہ بتاتے۔ آپ کو قرآن پاک پڑھنے کے بعد مڈل سکول شرق پور میں داخل کروایا گیا لیکن آپ کا سکول کی تعلیم میں دِل نہیں لگتا تھا۔ آپ نے والد صاحب کے اصرار پر پرائمری (چار جماعت) تک تعلیم حاصل کی۔ آپ تعلیم کی نسبت خوشنویسی میں زیادہ دلچسپی لیتے تھے۔ آپ نے اس فن میں اس قدر مشق کی کہ بڑے بڑے خوشنویس آپ کے لکھے ہوئے قطعات دیکھ کر ششدر رہ جاتے۔ آپ قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق کو اپنے قلم سے مکمل فرماتے اور اپنے دِل کو یادِ الٰہی سے شاد وآباد رکھتے۔ آپ پر بعض اوقات وجد طاری ہو جاتا اور کئی کئی گھنٹے ہوش میں نہ آتے۔ جب آپ مدرسے میں پڑھتے تھے تو چھٹی کے وقت دوسرے بچے کھیل کود میں مصروف ہو جاتے لیکن آپ اپنی خداداد تربیت کے تحت گوشہ تنہائی یا مسجد میں چلے جاتے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں محو ہو جاتے۔ آپ اکثر قبرستان چلے جاتے اور وہاں ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ آپ کی عمر جیسے جیسے بڑھی آپ ذکر و

Marfat.com

اذکار اور عبادت کی طرف زیادہ راغب ہوتے چلے گئے۔آپ قبرستان میں جا کر اکثر پرانی قبروں میں پڑے رہتے اور رو رو کر کہتے اے اللہ!"یا تو مجھے دین حق عطا کر دے یا یہیں موت دے دے"۔ 4

تذکرہ نگاروں نے آپ کے حلیہ مبارک کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ کا رنگ سرخ و سفید تھا۔قد درمیانہ، نازک اندام اور آنکھیں موٹی تھیں جو ہمیشہ غمناک رہتی تھیں۔ہونٹ پتلے تھے۔آپ سنت مطہرہ کے مطابق قبضہ بھر داڑھی رکھتے تھے۔مونچھیں ترشواتے۔آپ کی داڑھی مبارک گھنی تھی جس میں کوئی کوئی بال سفید تھا۔آپ کے سر کے بال گھنگھریالے تھے جن کو آپ سنت مطہرہ کے مطابق کانوں کی لو تک لمبے رکھتے تھے۔گویا آپ کے نقوش بڑے خوبصورت تھے جن سے بزرگی، متانت اور نورانیت ہویدا ہوتی تھی 5

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضورﷺ کی سنت مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے زندگی بھر ٹوپی اور عمامہ شریف دونوں اکٹھے استعمال کئے۔آپ سنت کے مطابق سفید رنگ کا لمبی آستینوں والا کرتا اور تہبند استعمال کرتے تھے۔سنت کی پیروی کرتے ہوئے سرخ یا پیلے رنگ کا دیسی جوتا عموماً قصوری جوتا پہنتے تھے۔سنت کی ادائیگی کے لئے موزوں کو بھی استعمال کر لیتے تھے۔آپ اکثر دو کرتے پہنتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ بھی نبی کریمﷺ کی سنت ہے۔آپ کو سیاہ لباس اور سیاہ جوتے اور انگریزی لباس سے سخت نفرت تھی۔سوتے وقت صف کا بچھونا یا سرکی کا بچھونا بنا لیتے اور اینٹ کا تکیہ بنا کر سو جاتے۔آپ کے لباس اور رہن سہن سے سادگی ٹپکتی تھی اور سنت نبویﷺ کا اظہار ہوتا تھا 6

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سنت کے مطابق نہ صرف کھانا بسم اللہ شریف پڑھ کر شروع کرتے بلکہ ہر لقمے کو بسم اللہ پڑھ کر لیتے۔کھانا آہستہ آہستہ اور چبا کر کھاتے اور کھانا دائیں ہاتھ سے کھاتے۔کھانا دسترخوان پر اکٹھے بیٹھ کر کھاتے،کھانا کھاتے وقت سنت کے مطابق یک زانوں بیٹھتے،روٹی کے گرے ہوئے ٹکڑے اٹھا کر کھا لیتے اور کھانا بہت کم کھاتے۔آپ فرمایا کرتے تھے تھوڑا سا کھا کر قناعت کی جائے تو وقت گزر جاتا ہے،کھانا کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ

Marfat.com

کر اچھی طرح صاف کرتے، کھانے کے بعد برتن کو انگلیوں کے ساتھ اچھی طرح صاف کرتے اور برتن اس طرح صاف کرتے جیسے برتن کو دھو کر رکھا ہو۔ کھانے کے بعد کلی بھی کرتے اور آپ دستر خوان سے اس وقت تک نہ اُٹھتے جب تک سب لوگ کھانا کھا کر فارغ نہ ہو جاتے 7

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نماز پنجگانہ بڑے اہتمام سے ادا فرماتے اور امامت بھی خود کرتے۔ نماز با جماعت کو ترجیح دیتے اور خطبہ جمعہ خود ارشاد فرماتے۔ لوگوں کو دین متین پر نہ صرف عمل کرنے کی تلقین فرماتے بلکہ سختی سے اس پر عمل بھی کرواتے تھے۔ آپ نے دینیات اور تصوف کی بعض نادر و نایاب کتب بھی طبع کروا کر تقسیم کیں تا کہ جو لوگ کسی وجہ سے آپ کی صحبت سے فیض یاب نہ ہو سکے وہ مسائلِ دین سے آگاہ ہوتے رہیں۔ آپ نے ''مراۃ المحققین'' کو ''اُردو ترجمہ'' کے ساتھ عمدہ کاغذ پر چھپوا کر عوام الناس میں مفت تقسیم کی۔ ''ذخیرۃ الملوک ترجمہ منہاج الملوک'' کا تین سو صفحات پر مشتمل یہ کتاب مفت تقسیم کی۔ ''حکایت الصالحین ترجمہ مجالس المحسنین'' جیسی آٹھ سو بیاسی صفحات کی بڑی کتاب حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی اور احباب میں تقسیم کی گئی۔ ''چشمہ فیض'' پنجابی زبان کا یہ مختصر سا رسالہ جو امیر طریقت حضرت بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے، طبع کروا کر تقسیم کیا۔ ان کتابوں کے علاوہ تفسیر، سیرت رسول مقبول ﷺ اور اوراد و وظائف، فقہ اور احادیث کی متعدد کتب بازار سے خرید کر طالبان حق میں بانٹتے اور لوگوں کو علمی ذخائر سے مالا مال کرتے۔ 8

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ مہمان نوازی اور غریب پروری میں اپنی مثال آپ تھے۔ مہمان نوازی اور غریب پروری کیلئے آپ کو بازار سے اکثر سودا ادھار تک لینا پڑتا۔ آپ کے والد بزرگوار رہتک سے جب ملازمت سے رخصت پر گھر تشریف لاتے تو انہیں یہ ادھار چکانا پڑتا۔ آپ کے والد بزرگوار کو ملازمت کے دوران ایک نقاب پوش نے آپ کے بیٹے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان سے بر سرِ راہ بعد از نماز تہجد ان کا راستہ روک کر آگاہ کر دیا تھا۔ جب وہ ایک دفعہ گھوڑے پر سوار ہو کر اپنی سرکاری ڈیوٹی پر بغرض دورہ جا رہے تھے۔ پس اس واقعہ کے بعد آپ کے والد بزرگوار آپ کی طرف سے مطمئن ہو گئے تھے۔ 9

Marfat.com

آپ کا خداوند قدوس پر اس قدر توکل تھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہماری مسجد اوپر اور نیچے سے مہمانوں سے بھر جائے اور ہمارے پاس ایک پیسہ بھی ان کو کھانا کھلانے کیلئے موجود نہ ہو تو ہمیں اس بات کی فکر نہ ہو گی کہ اب کھانا کھلانے کیلئے پیسے کہاں سے آئیں گے اور کہاں سے ان آنے والوں کے کھانے پینے کا انتظام ہوگا؟ سب کچھ اللہ پاک محض اپنے فضل سے کر دے گا اور لوگ دیکھتے ہی رہ جائیں گے ۔10

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ جمعۃ المبارک کو سیّد ایام تسلیم کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ جمعۃ المبارک کی نماز پورے اہتمام سے ادا کرنی چاہیئے ۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نماز جمعہ کی تیاری غیر معمولی انداز میں کیا کرتے تھے جس میں آپ کے معتقدین بھی بڑے اہتمام سے دور دور سے آکر شرکت کرتے ۔ آپ کے موعظِ حسنہ سے فیضیاب ہوتے اور آپ کے پیچھے جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کرتے ۔11

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اکثر قبرستان جاتے اور قبور کی زیارت فرماتے ۔ کبھی بیٹھ کر اور کبھی کھڑے ہو کر فاتحہ خوانی فرماتے ۔ آپ مزارات پر بھی حاضری دیتے ۔ داتا صاحب رحمۃ علیہ، حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات پر اکثر حاضری دیتے ۔ حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات کے قرب میں آپ کی چلہ گاہیں بھی بنی ہوئی ہیں ۔ آپ مزارات پر حاضری دیتے وقت نہ تو مزارات کو ہاتھ لگاتے اور نہ ہی چومتے بلکہ آپ چار فٹ کے فاصلے پر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر فاتحہ خوانی فرماتے ۔12

تفقہہ فی الدین میں آپ کا مرتبہ اعلیٰ تھا ۔ آپ دین کی روح اور مذہب کے تقدس کا ہر وقت خیال رکھتے اور آداب شریعت میں آپ کو یدِ طولیٰ حاصل تھا اس کے باوجود آپ کو ایک مرشد کامل کی تلاش تھی ۔ آپ کی نظرِ انتخاب نے قطب العارفین حضرت خواجہ بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ آف کوٹلہ شریف کو چنا ۔ آپ نے بیعت ہونے کے بارے میں کہا کہ ''میں مراد بھی ہوں اور مرید بھی'' یعنی چاہنے والا بھی اور چاہا بھی گیا ہوں ۔ حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ میرا تعلق میاں شیر محمد سے اس طرح ہے جس طرح حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہے۔ آپ اپنے پیر و مرشد کا بے حد ادب و احترام کیا کرتے تھے۔ حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ کو معراجِ کمال پر دیکھا تو خلافت عطا فرما دی۔ آپ نے فرمایا ''قیامت کا دن ہوگا۔ مولا عزّ و جل مجھ سے پوچھیں گے اے امیر الدین تجھے دنیا میں بھیجا تھا وہاں کیا کچھ کیا اور آخرت کے لئے کیا لائے ہو؟ تو میں اللہ تعالیٰ کو جواب دونگا: میرے آقا! دنیا میں غفلت ہی رہی، کچھ نہ کر سکا۔ صرف ایک کمائی کی ہے اور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑ کر مالکِ ذوالجلال کے حضور پیش کر دونگا اور کہوں گا کہ اے الٰہ العالمین اس بچڑے (لڑکے) کی طفیل مجھے بخش دے۔ 13

آپ کا وصال مبارک 3۔ ربیع الاول 1347 ہجری بمطابق 20۔ اگست 1928ء بعمر 65 سال شرقپور شریف میں ہُوا۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو ڈوہرانوالہ قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ وہیں آپ کا مزار مبارک زیارت گاہ عام ہے۔ آپ کا عرس مبارک ہر سال 3۔ ربیع الاول کو شرقپور شریف میں منایا جاتا ہے اور ہزاروں عقیدت مند عرس میں شرکت فرما کر آپ سے اظہارِ عقیدت کرتے ہیں۔ 14

حوالہ جات

1 اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری: ص 197, 198۔

2 ایضاً۔

3 روزنامہ جنگ لاہور، 15۔ اپریل 2005ء۔

4 ایضاً۔

5 انوارِ شیرِ ربانی: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف۔

8 درسِ عمل: ڈاکٹر نذیر احمد شرقپوری: مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف۔

7 ایضاً۔

Marfat.com

8۔ ایضاً۔

9۔ حدیثِ دلبراں: از حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری: مونگا برادران شرقپور شریف۔

10۔ صوفیائے نقشبند: از حکیم سید امین الدین احمد: مقبول اکیڈمی لاہور۔

11۔ چشمہ فیض شیرِ ربانی رحمۃ اللہ علیہ: از محمد یٰسین قصوری نقشبندی: ادارہ علم و ادب والٹن روڈ لاہور۔

12۔ اولیائے نقشبند: از محمد امین شرقپوری: ص410۔

13۔ حدیثِ دلبراں: از حاجی فضل احمد مونگا شرقپوری: مونگا برادران شرقپور شریف۔

14۔ مطالعہ نقوشِ شرقپور: از محمد انور قمر شرقپوری: سورج پرنٹنگ پریس لاہور۔

عظمت اسلام

حضرت ابراہیمؑ کو تمام دنیا کا امام بنانے کے متعلق قرآن حکیم میں یہ آیہ گرامی موجود ہے

قال انی جاعلک للناس اماما

دنیا کے تین بڑے مذاہب یہودیت' عیسائیت اور اسلام اپنی نسبت حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد سے قائم کرتے ہیں۔ حالانکہ جہاں تک کتب الہامی یعنی تورات و انجیل کا تعلق ہے ان میں تحریف کا سب اعتراف و اقرار کرتے ہیں۔ صرف قرآن حکیم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو اپنی مکمل صورت میں ابھی تک محفوظ ہے۔ بہرحال یہاں صرف یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ اس وقت کی دنیا میں پیغام حق حضرت ابراہیمؑ اور ان کے نائبین کی وساطت سے پہنچا۔

الغرض قرآن حکیم کی رو سے جملہ مذاہب عالم کا آغاز وہی رہنمائی کے تحت ہوا۔ بت پرستی' شرک اور خرافات کا اضافہ گمراہی اور بے رہروی کا نتیجہ ہے۔ موجودہ دور کے متعدد ماہرین بشریات بھی قرآن حکیم کے اس وعدے سے متفق ہیں۔

قرآن حکیم کے نزدیک خوف کو مذہب کی تخلیق میں کوئی دخل نہیں' بلکہ یہ ایک روحانی قوت ہے جو فکر' تدبر اور تفکر کے ساتھ تائید ایزدی کے تحت وجود میں آتی ہے۔

جملہ مذاہب عالم کی ابتداء انعام الٰہی کے طور پر ہوئی۔ جبکہ مشیت ایزدی نے ہر قوم کو اس کی زمانی اور مکانی نسبت کے حوالے سے علم کی مقدار عطا کی۔ البتہ اسلام آخری مذہب ہونے کی بنا پر مکمل ضابطہ حیات مہیا کرتا ہے۔

Marfat.com

نہایت مناسب داموں میں اعلیٰ معیار کیساتھ
ہر فینسی ورائٹی کا جدید مرکز

ہر قسم کی چھپائی کا بہترین مرکز

الطاف زری اینڈ وول ہاؤس

ہمارے ہاں سے
ہر قسم کا نائیلون کا

گوٹہ
نقشی
تلہ
گلے
کناری

فیبرک پلینٹ
اور دبکا وغیرہ
بازار سے بارعایت
خرید فرمائیں

آپ کا اعتماد ہمارا اعزاز
آپ کی خدمت ہمارا شعار

الطاف زری اینڈ وول ھاؤس

فون نمبر
(042)
5821941

مین بازار چونگی امر سدھو لاہور

امراء بردر فقراء

دامان فیض عام

محمد انور قمر شرقپوری

☆ ولی کامل کی بات تقدیر بدل کے رکھ دیتی ہے۔
☆ سرکاری افسروں کی یاریاں جرائم کی رفتار میں اضافہ کرتی ہیں۔
☆ ہرنیاں (فتق) کی بیماری کے اسباب میں زنا ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔
☆ زنا بے پناہ جرائم کو جنم دیتا ہے۔
☆ شادی زنا سے بچاتی ہے۔
☆ بزرگان دین کے ہاں حاضری اخلاق کی تعمیر کرتی ہے اور ان کے دستر خوان کے ٹکڑے جسم کی بیماریوں کا علاج ہیں۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرق پوری رحمتہ اللہ علیہ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد ان کا ۲۳ واں عرس مبارک بڑی دھوم دھام سے منایا جانے والا تھا۔ بغیر کسی اشتہار اور اعلان کے عرس کی تقریبات شروع ہونے سے قبل ہی لوگ شرق پور شریف میں آنا شروع ہو جاتے گلیاں اور بازار پر رونق بن جاتے تھے۔

زمین شرق پور کی خاک کے ذروں میں ایک روحانی کشش تھی کہ زائرین دور دور سے پیدل چل کر یہاں آتے رہتے تھے اور ہر ایک ذکر و فکر میں مشغول رہتا۔ ان زائرین میں ایک بوڑھا بابا محمد ابراہیم جس کا تعلق قلعہ گوجر سنگھ لاہور سے تھا۔ اس عرس کی تقریبات میں شمولیت کی غرض سے حاضر ہوا۔ کوئی ۶ فٹ لمبا قد ہو گا۔ سفید داڑھی۔ موٹی موٹی آنکھیں مگر اندر دھنسی ہوئی۔ پر وجاہت چہرہ۔ سفید دھلے ہوئے کپڑے۔ سر پر گٹھڑی نما پگڑی باندھے ہاتھ میں لاٹھی لئے درمیانی چال سے چلتے ہوئے بولیاں والے کھوہ (کنواں) کی طرف بڑھتا ہوا آیا۔

Marfat.com

بولیاں والا کھوہ شرق پور شریف کے جنوب مغرب میں واقع ہے اب اس کھوہ کا تقریبا سارا رقبہ آبادی میں تبدیل ہو چکا ہے کھوہ کی حویلیاں اب بھی موجود ہیں مالکان کی اولادیں بڑھاپے کی حدوں میں داخل ہو چکی ہیں۔ انہیں مالکان میں سے ایک بابا۔ حاجی غلام یٰسین بولا اب بھی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی زندگی میں مزید برکت دے۔ یہ وہ حاجی غلام یٰسین ہے جس پر اعلیٰ حضرت میاں صاحب کی خاص نظر کرم تھی۔ عمر کی (۸۵) ویں بہار دیکھ رہا ہے۔ اس کی یاد داشت خاصی مضبوط ہے اور میاں صاحبؒ کے واقعات بڑی روانی کے ساتھ بیان کر جاتا ہے۔۔ ان کے بیان کے مطابق جب حضرت قاری محمد ابراہیم (امام مسجد) نے غلام یٰسین کو حفظ قرآن کی خاطر میاں صاحبؒ سے اجازت مانگی تو اعلیٰ حضرت صاحبؒ نے فرمایا۔ بس اسے نمازی بنائیں۔۔۔۔ نمازی بنانے کی بات ایک ولی کامل کی زبان سے نکلی اور واقعتاً" اسے نمازی بنا گئی۔ وہ بڑی خوشی سے اس بات کو بیان کرتے ہیں کہ اب تک میری صرف ایک نماز (نماز عصر) قضا ہوئی ہے اور پوری زندگی میں تین جمعے نہیں پڑھ سکا۔

یہ غلام یٰسین کھوہ پر ڈھور ڈنگروں کو چارہ ڈالنے میں مشغول تھا۔ کہ اس نے اس بابا جی کو دیکھا۔ بابا جی یوں رواں قدموں کے ساتھ آ رہے تھے جیسے اس کھوہ کے سارے بندے ان سے واقف ہیں۔

رہٹ چل رہا تھا۔ سفید رنگ کے بیلوں کی جوڑی بڑے استقلال کے ساتھ پانی کھینچ رہی تھی۔ ان کے گلے کی گھنٹیوں اور گھنگروؤں کی آواز کانوں میں رس گھول رہی تھی۔ بابا جی آگے بڑھے۔ انہوں نے اپنے کپڑے اتارے ایک لنگوٹی زیب تن کی اور کپڑوں کو دھونا شروع کیا کپڑے دھوئے اور سوکھنے کے لیے دھوپ میں پھیلا دیئے۔ پھر خود نہاتے رہے۔ کنویں کے ٹھنڈے پانی میں نہاتے ہوئے انہیں ایک خاص لطف آ رہا تھا بار بار کلیاں کرتے منہ دھوتے اور پھر پورے جسم کو پانی میں ڈبو دیتے۔ کلمہ پڑھتے ہوئے اپنے سر کے لمبے بالوں کو جو چہرے پر ڈھلک رہے تھے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر پر بکھیر دیتے۔ بابا جی یہ عمل بار بار دھراتے رہے۔ اس دوران ان کے کپڑے کافی حد تک خشک ہو چکے تھے۔ انہوں نے کپڑے پہنے اور کھوہ کی چھوٹی سی کچی مسجد میں ظہر کی نماز ادا کی۔

Marfat.com

نوجوان غلام یٰسین آگے بڑھا اور پوچھا۔ بابا جی آپ کے کپڑے تو پہلے ہی دھلے ہوئے اور صاف ہیں اور ظاہر ہے کپڑے پہنتے وقت آپ نہائے بھی ضرور ہوں گے۔ مگر کپڑوں کو دوبارہ دھونا اور یوں پاکیزگی کی شرطوں کے ساتھ نہانے میں کیا مصلحت ہے۔

بابا جی بولے بیٹا! ہم بڑے گناہگار ہیں جو چیز بھی ہم سے لگ جاتی ہے ناپاک ہو جاتی ہے۔ حضور میاں صاحبؒ کے عرس میں شرکت کرنی ہے۔ اس لیے ناپاک کپڑوں اور ناپاک جسم کے ساتھ کیوں جائیں۔

بابا جی کی ان باتوں میں بڑی مٹھاس تھی۔ میاں صاحبؒ کے نام لینے میں بڑی عقیدت اور محبت ٹپکتی تھی اور نوجوان غلام یٰسین بھی اعلیٰ حضرتؒ سے خاص عقیدت رکھتا تھا۔ عرض کرنے لگا۔ بابا جی مجھے کوئی خدمت کا موقعہ آپ دے سکتے ہیں حقہ تمباکو یا کوئی لسی پانی جس چیز کی طلب ہو فرمائیں۔ میں پیش کرنے کو تیار ہوں۔

بابا جی آگے بڑھے انہوں نے نوجوان کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا تم شرق پور شریف میں رہ کر حقے تمباکو کا نام لیتے ہو۔ تمہیں میاں صاحبؒ کا کوئی ڈر خوف نہیں ہے۔ تم لوگ تو بڑی قسمت والے ہو شرق پور شریف جیسی بستی میں رہتے ہو اور پھر میاں صاحب کی ہمسائیگی تمہیں حاصل ہے

نوجوان بابا جی کی ان باتوں سے بھینچ سا گیا۔ مگر دوسرے ہی لمحے بابا جی نے فرمایا جاؤ لسی ہو تو لے آؤ۔ لسی میں نمک ڈال کے لانا۔۔۔ نوجوان نے بابا جی کی خواہش کے مطابق یہ مشروب تیار کیا اور چھناں بھر کے دیا۔ بابا جی لسی پیتے رہے اور دعائیں دیتے رہے فراغت کے بعد نوجوان نے بابا جی سے عرض کیا۔ آپ عرس پر تشریف لاتے ہیں بڑی محبت اور عقیدت سے تشریف لاتے ہیں اس کے پس منظر میں اگر کوئی واقعہ ہو تو میں اسے سننا چاہتا ہوں۔

بابا جی نے فرمایا نوجوان تم بڑے بھلے آدمی لگتے ہو۔ جو بزرگوں کے واقعات اس محبت سے سننا چاہتے ہو۔ میری زندگی کے واقعات بڑے گھناؤنے ہیں۔ ماضی پر نگاہ ڈالتا ہوں تو رونگٹا رونگٹا کانپنے لگتا ہے مگر انہیں واقعات میں ایک واقعہ ایسا بھی ہے جس نے میری زندگی میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے وہ انقلاب محض اعلیٰ حضرت صاحبؒ کی نظر عنایت سے

Marfat.com

آیا ہے۔

بیٹا تم بھی جوان ہو ۔ نیک بخت ہو ہم پر بھی جوانی آئی۔ مگر بڑی خرمستیاں لے کر آئی۔ غلیظ شرارتوں سے لبریز ہو کر آئی۔ ساتوں عیبوں سے مزین ہو کر آئی۔ امتیاز کرنا مشکل ہو گیا۔ کہ ہم عیبوں کے لیے پیدا ہوئے یا عیب صرف ہمارے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اپنی زندگی کو جوا' شراب' زنا' چوری' قتل' اغوا اور ڈکیتی کو شباب سے ہمکنار کرنیوالے ہم ہی لوگ تھے قانون ہمارے ہاتھوں میں تھا۔ ہم جیسے چاہتے ویسے ہی اس سے کام لیتے۔

نوجوان! ہم تین آدمی تھے۔ ایک لاہور کا ڈی سی ایک فوج کا کرنل اور ایک میں میں چار مربعوں کا مالک تھا۔ حد نگاہ تک میری زمین ہی زمین تھی فصلیں پکتیں تو گودام غلے سے بھر جاتے اللہ تعالیٰ کی ان کرم بخشیوں کا مجھ سے شکر ادا نہ کیا جا سکا۔ رعونت آ گئی۔ ڈی سی صاحب اور کرنل صاحب سے یاری لگ گئی میں ان کا مہرہ بن گیا میرے جرائم پر پردہ ڈالنے میں وہ بڑے مفید ثابت ہوتے۔ لوگ تو کہتے ہیں چوہدریوں کے باعث جرائم کی رفتار بڑھتی ہے مگر میں کہتا ہوں سرکاری افسروں کی یاریاں جرائم میں اضافہ کرتی ہیں۔

ہمارے سارے جرائم صرف ایک جرم یعنی زنا کی خاطر تھے جو لڑکی ہمیں پسند آ گئی اس کو حاصل کرنا ہمارا فرض بن جاتا اور اس کے حصول میں ہمیں جو بھی قیمت ادا کرنا پڑتی ہم اس سے گریز نہ کرتے جو ہماری راہ میں آتا زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہماری اپنی ایک دنیا تھی اور ہم اس دنیا کے حاکم و مختار تھے۔ مگر یہ زیادتی اور ظلم جن لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ان کے خدا نے ہماری رسی بڑی ڈھیلی چھوڑے رکھی۔ ہم آگے ہی آگے بڑھتے گئے حقیقت میں ہم گرفت کے پھندے کے قریب جا رہے تھے ۔ آخر وقت آ گیا کرنل صاحب اور ڈی سی صاحب کی نوکری سے چھٹی ہو گئی۔ مجھ پر مقدمے بن گئے۔ جمع پونجی ہم سے روٹھ گئی۔ ناراض رہنے لگی۔ پولیس اور وکیلوں کے گھر کی جانب رخ کر لیا۔ جرمانوں کی سزائیں ہوئیں مگر قید کی سلاخوں کے پیچھے جانے سے بچ گئے۔ میری چاروں مربعے زمین گروی رکھی گئی اور مجھے ہرنیاں (فتق) ہو گئیں یہ تکلیف میری قوت برداشت سے باہر ہو گئی۔ لاہور کے حکیموں ڈاکٹروں نے اپنے سارے نسخے آزما دیکھے مگر آرام بالکل نہ آیا آخر پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) روپے کی رقم لے کر دہلی میں علاج معالجے کی غرض

Marfat.com

سے گیا۔ رقم ختم ہو گئی مگر تکلیف کی گھڑیاں ختم نہ ہوئیں۔ سارا روپیہ برباد کر کے واپس آ گیا۔

میرے دوستوں کرنل صاحب اور ڈی سی صاحب کو پتہ چلا تو میری خبر گیری کو آئے مجھے سخت تکلیف تھی۔ میں کراہ رہا تھا۔ دوستوں کو دیکھا تو بے ساختہ آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ ان سے ملا تو دھاڑیں مار مار کر رویا دہلی کے قیام کی باتیں ہوئیں۔ میں نے کہا ہم دنیا والے سارے چور ہیں کوئی قوت بازو کے ذریعے لوگوں کو لوٹ رہا ہے اور کوئی عقل و فراست کی قوت سے لوٹ رہا ہے۔ ہم نے دوسرے لوگوں کو لوٹا پولیس وکیل اور ڈاکٹر حکیم ہمیں لوٹ رہے ہیں پچاس ہزار کی رقم ان ڈاکٹروں نے میری تجوری کی چابیاں مانگے بغیر مجھ سے لوٹ لی جب پیسے ختم ہو گئے تو گھر بھیج دیا کہ جاؤ اور پیسے لاؤ اب بھلا میں پیسے کہاں سے لاؤں۔

ایک لمحہ کے لیے خاموشی ہو گئی۔ تینوں دوست گہری سوچ میں ڈوب گئے کہ اچانک ڈی سی صاحب نے اس سکوت کو توڑا وہ کہنے لگے سنا ہے شرق پور شریف میں ایک ولی اللہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب ہیں۔ ان کی نگاہ اور زبان میں شفا ہے۔ چلو ان کے ہاں چلتے ہیں۔ ویسے بھی آج جمعہ ہے ملاقات کا زیادہ امکان ہے جمعہ شریف بھی ان کی اقتدا میں پڑھیں گے اور عرض حال بھی بیان کریں گے۔ کرنل صاحب نے کہا بھائیو! آپ کو علم ہے کہ میں کریلے اور قیمہ بڑے شوق سے کھاتا ہوں ہم نے آج یہ ڈش بڑے اہتمام سے گھر میں تیار کی ہے۔ چلو میرے گھر میں پہلے کھانا کھائیں ازاں بعد شرق پور شریف جائیں گے۔

اگر کھانا کھانے بیٹھ گئے تو دیر ہو جائے گی جمعہ بھی نہ پڑھ سکیں گے۔ بابا جی نے بتایا۔ چنانچہ ہم تینوں دوست شرق پور شریف میں اعلیٰ حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بمشکل پانچ منٹ گذرے ہوں گے کہ کھانا آ گیا فرمایا یہ کھانا کرنل کے لیے ہے اور آپ تھوڑی دیر تک انتظار کریں کرنل صاحب نے کھانا دیکھا تو کریلے اور قیمہ پکا ہوا تھا وہ حیران رہ گئے میاں صاحب نے فرمایا یہ آپ کا دلپسند کھانا ہے نا شوق سے کھائیں تھوڑی دیر کے بعد ہمارے لئے دال اور کدو کے ساتھ کھانا آیا۔ ہم نے بڑے شوق سے کھایا اتنے میں جمعہ کا وقت ہو گیا۔ حضرت صاحبؒ نے فرمایا مسجد میں جائیں جمعہ کے بعد آپ سے باتیں ہوں گی۔ جمعہ پڑھنے کے بعد پھر میاں صاحبؒ سے شرف دیدار حاصل ہوا۔

Marfat.com

میاں صاحبؒ نے مجھ سے پوچھا آپ کا نام کیا ہے۔

محمد ابراہیم۔ میں نے عرض کیا۔

آپ نے بڑے حیران ہو کر فرمایا دو پیغمبروں سے آپ کی نسبت ہے۔ مگر آپ نے کسی پیغمبر کی نسبت کا خیال نہ رکھا۔ رہی آپ کی ہرنیاں (فتق) کی تکلیف تو وہ کام ہی کیوں کرتے ہو جس سے ہرنیاں ہو جائیں۔ غالباً" آپ کا یہ اشارہ اس طرف تھا کہ زنا سے ہرنیاں ہو جاتی ہیں۔

مزید فرمایا گاہے گاہے ہماری دال چپاتی کھانے کو آ جایا کرو۔ اللہ خیر کرے گا اور ہاں سنو تین شادیاں اور کر لینا زنا سے بچے رہو گے۔

اجازت ملنے پر ہم واپس چلے آئے۔ چند ہی دنوں کے بعد مجھے ہرنیاں سے نجات مل گئی۔ میں بالکل ٹھیک ہو گیا۔ سارے برے کاموں سے ہاتھ کھینچ لیا نماز روزے سے لگاؤ ہو گیا۔ میری تو زندگی ہی بدل گئی۔ حضرت صاحب کے فرمان کے مطابق تین اور شادیاں بھی کیں ان تینوں بیویوں سے دو دو بچیاں پیدا ہوئیں میری پہلی بیوی سے دو بچیاں اور تین لڑکے تھے۔

چونکہ میری ساری زمین گروی رکھی ہوئی تھی کثرت اولاد سے میں کچھ پریشان رہتا تھا ایک دن حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور زمین کے واگذار کروانے کے لئے عرض کیا فرمایا گھبرایئے نہیں اللہ تعالیٰ کوئی بہتر سبیل پیدا کر دے گا۔ پھر ایک دن کیا ہوا میں مال روڈ کے پر رونق کنارے کنارے جا رہا تھا کہ سڑک کے عین بیچ میں ایک پرس پڑا ہوا دیکھا یہ پرس کس کا تھا؟ اس میں کیا تھا؟ کسی کو کچھ معلوم نہ تھا میرے منہ میں پانی بھر آیا مگر اسے اٹھانے میں ڈرتا تھا۔ کہ کہیں دھر نہ لیا جاؤں۔ میں ایک طرف ہو کے کھڑا ہو گیا اور پرس کو دیکھتا رہا۔ بڑے لوگ آتے رہے اور گذرتے رہے بلکہ میں نے یہ تک محسوس کیا کہ پرس پر کئی لوگوں کے قدم بھی آئے۔ مگر پرس کو کسی نے نہ اٹھایا گویا پرس کسی کو دکھائی ہی نہ دے رہا تھا اور صرف مجھے نظر آ رہا تھا پورا ایک گھنٹہ گذر گیا کسی نے پرس نہ اٹھایا اب میں پرس اٹھانا چاہتا تھا مگر ہمت نہ ہوتی تھی میں اپنی اس بے ہمتی پر حیران تھا کہ پرس اٹھانے کی جرات مجھے کیوں نہیں ہو رہی ہے۔ میں تو ایسے پرس لوگوں کے ہاتھوں سے چھین لیا کرتا تھا آج مجھے کیا ہو گیا ہے آخر میں نے دل مضبوط کیا رواں قدموں کے ساتھ آگے بڑھا اور یوں پرس اٹھا لیا جیسے وہ میرا ہی ہو۔ میں

Marfat.com

جلدی سے سڑک کے کنارے پر آگیا زپ کھول کر ایک اچٹتی نگاہ ڈالی تو اندر نوٹ ہی نوٹ تھے دل دھک دھک کرنے لگا ایک خوف سا طاری ہونے لگا دل نے چاہا اس پرس کو پھینک دوں مگر کیوں پھینکوں؟ مجھے تو خود کو روپوں کی ضرورت ہے میں کثیر العیال ہوں میری آمدنی سے اخراجات زیادہ ہیں یہ تو میرا خدا میری مدد کر رہا ہے میں اسے نہیں پھینکوں گا معاً" خیال آیا اس قدر رقم کا مالک چین سے کب بیٹھے گا وہ تو بیچارہ مر ہی جائے گا۔ یقیناً" تھوڑی دیر کے بعد وہ روتا پیٹتا یہیں آئے گا۔ اگر اسے یہ رقم نہ ملی تو بیچارہ پاگل ہو جائے گا میں جبکہ اس رقم کا مالک نہیں ہوں تو اسے کیوں پاگل ہونے دوں اسے کیوں مرنے دوں۔ میں وہیں ٹہلنے لگا پرس کو چھپایا نہیں تاکہ ہر دیکھنے والے کو پرس دکھائی دیتا رہے ایک گھنٹہ دو گھنٹے تین گھنٹے گذر گئے شام ہونے کو آگئی ان روپوں کا مالک واپس نہ آیا آخر میں یہ پرس لے کر واپس گھر آگیا۔

اپنے کمرے میں جا کر ان نوٹوں کو گنا تو پوری ایک لاکھ روپے کی رقم تھی میں نے اسے صندوق میں بند کردیا اور تالہ لگا دیا رات کو کھانا بھی نہ کھایا سو گیا۔ مگر نیند نہیں آتی تھی بس کروٹیں بدل بدل کر رات گذاری صبح ہوئی نماز پڑھی اور تیار ہو کر شرق پور شریف میں حضرت میاں صاحب" کی خدمت میں حاضر ہوا چاہتا تھا کہ ان روپوں کا ذکر کروں تنہائی چاہتا تھا مگر تنہائی نہ مل سکی لوگ آتے رہے اور رونق ہوتی رہی میری ہمت جواب دے گئی میری جرات منلوج ہو گئی نہ پوچھ سکا کہ اثنائے گفتگو حضرت صاحب نے فرمایا بعض اوقات کافر کا گرا ہوا مال ضرورت مند پر حلال ہو جاتا ہے ہاں ہاں اسے اپنے مصرف میں لے آنا چاہیے کوئی مضائقہ نہیں اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے بندوں کی یوں مدد فرما دیتا ہے۔

میں روپوں کا ذکر کئے بغیر اجازت ملنے پر واپس آگیا ساہو کار کو یہ رقم دی اور اپنا ایک مربع زمین واگذار کروالی قبضہ لے لیا اور کاشت کرنے لگا فصل گھر میں آنے لگی گھر کی حالت سدھرنے لگی حالات بہتر سے بہتر ہونے لگے باقی تین مربعے تین لاکھ میں سکھوں کے پاس بن تھے تین لاکھ نہ جمع ہوئے نہ زمین واپس لی۔

ایک دن حضرت صاحب" کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا ابراہیم تم اپنی زمین کو بیچ نہ دینا اور نہ ہی اس کا انتقال سکھوں کے نام کروانا اللہ تعالیٰ کوئی بہتر سبب پیدا فرما دے گا۔ زمین سکھوں کے پاس رہی اور میرے اخراجات ایک مربع کی کاشت کاری سے پورے

Marfat.com

ہوتے رہے آخر ایک دن ایسا آیا کہ ہم حضرت صاحبؒ کے سایہ سے محروم ہو گئے حضور کا وصال ہو گیا شرق پور شریف کے درو دیوار رونے لگے کوئی کسی کو چپ کروانے والا نہ تھا ایک دنیا دھاڑیں مارتی ہوئی شرق پور شریف کی طرف بڑھ رہی تھی آخر کیا ہوا حضور کا جسد خاکی ہم نے اپنے ہی ہاتھوں سے زمین کے حوالے کر دیا آپ کی محبتیں اور شفقتیں ساری زمین کے نیچے دفن کر دیں۔

میرے حالات میں نشیب و فراز آتے رہے بچوں اور بچیوں کی شادیوں کے باعث کئی بار زیر بار ہوا زمین بیچنے تک نوبت آ جاتی مگر حضورؒ کا ارشاد یاد آ جاتا کہ زمین کو بیچنا نہیں۔

آخر ۱۹۴۷ء کے ہنگامے شروع ہو گئے پاکستان بن گیا ہندو اور سکھ ہندوستان میں جانے لگے میرے پاس اس وقت ۳۰ ہزار کی رقم تھی میں یہ رقم لے کر سکھوں کے پاس گیا عرض کیا سردار جی آپ تو جا رہے ہیں زمین تم یہیں چھوڑ جاؤ گے بہتر ہے میں آپ کو دس ہزار روپے فی مربع کے حساب سے دیدوں اور آپ میری زمین کے کاغذات واپس کر دیں۔

سردار جی نے کہا واہ بھی واہ تین لاکھ کے بدلے میں صرف تیس ہزار لوں--- اچھا یوں کرو بیس ہزار کے حساب سے رقم دے دو کل ساٹھ ہزار روپے بنتے ہیں میں نے کہا نہیں سردار جی میرے پاس تو بس یہی تیس ہزار ہیں میں نے رقم ان کے آگے ڈھیر کر دی۔

سردار جی نے سوچا چلو ٹھیک ہے یہی لے لیتے ہیں ورنہ یہ بھی ضائع جائیں گے انہوں نے یہ رقم جھولی میں ڈال لی اور میری زمین کے کاغذات مجھے واپس کر دیے۔

میں خوشی خوشی گھر واپس آ گیا میں اپنے چاروں مربع زمین کا مالک دوبارہ بن گیا تھا قلعہ گوجر سنگھ کا رئیس بن چکا تھا اس دن حضرت صاحب کے ارشاد کا مطلب مجھ پر واضح ہو گیا جو آپ نے تیس اکتیس سال قبل فرمایا تھا کہ زمین کو نہ بیچنا نہ انتقال کر کے دینا۔

آستانہ شرق پور شریف پر آ کر میری کایا پلٹی میری زندگی میں انقلاب آیا میں برا تھا نیک بن گیا بدحال تھا خوشحال بن گیا بیمار تھا صحت یاب ہو گیا زمین کا مالک نہ تھا مالک دوبارہ بن گیا۔

جو بات ظہر کی نماز کے بعد شروع ہوئی تھی وہ عصر کی نماز کے وقت کی حدوں میں داخل ہو گئی اور بابا دربار اقدس کی جانب چل دیا

حسب روایت حاجی غلام لیٰسین بولا شرقپور شریف

Marfat.com

اقوال حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

☆ ہر انسان کو اپنے تمام افعال، اعمال، اقوال اور احوال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مطہرہ کے مطابق اپنانے چاہئیں۔

☆ برادری، خویش اور اقارت کے حقوق کی پاسداری کرنی چاہیے نیز دنیوی معاملات بھی ترک نہیں کر دینے چاہئیں۔

☆ اللہ تعالیٰ انسان کی آزمائش مال، جان، بھوک اور افلاس سے فرماتا ہے۔

☆ خواہشات نفس کی پیروی سے گناہ صادر ہوتے ہیں اور نیک اعمال اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوتے ہیں۔

☆ لوگ مسجد میں گرمی کی وجہ سے زیادہ نہیں بیٹھتے مگر قیامت کے روز جب سورج سوا نیزے پر ہوگا تو کیا حال ہوگا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز انسان کے لیے پیدا فرمائی ہے مگر انسان کو اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا۔

☆ سود اسلام میں حرام ہے لہٰذا سود سے بچو۔

☆ مسجد میں چندہ وغیرہ جمع کرنے کے لیے سوال نہیں کرنا چاہیے۔

☆ صرف حلال رزق سے ہی اپنے بیوی بچوں کی پرورش کرو۔

☆ ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا ہے حق بات کوئی نہیں کہتا۔

☆ لا کی تلوار سے جب تک فنا نہ ہو الا اللہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

☆ انسانوں کی بدکرداری اور بے حیائی کی وجہ سے بحر و بر میں فسادات کی علامات ظاہر ہو رہی ہیں۔

☆ آخرت میں اپنی نجات چاہتے ہو تو داڑھی رکھو۔

☆ منہ مغرب کی طرف کرنا ہی کمال نہیں ایسا تو دوسری قومیں بھی کرتی ہیں بلکہ کمال اس میں ہے کہ توحید اور رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح جانو جس طرح جاننے کا حق ہے۔

☆ ایک تھانیدار سرکاری حکم جائز و ناجائز طریقے سے پورا کرتا ہے لیکن افسوس! لوگ حکم خداوندی اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتے۔

☆ ہر مسلمان مرد و عورت پر دین کی نگرانی کرنا فرض ہے۔

Marfat.com

لاہور میں اوقات نماز۔ فروری

تاریخ	صبح صادق ابتدائے فجر وختم سحری	طلوع آفتاب انتہائے فجر	ضحوۂ کبریٰ	ابتدائے وقتِ ظہر	وقتِ عصر	غروب آفتاب	وقتِ عشاء
	منٹ : گھنٹہ	منٹ : گھنٹہ	منٹ : گھنٹہ	منٹ : گھنٹہ	منٹ : گھنٹہ	منٹ : گھنٹہ	منٹ : گھنٹہ
1	5 : 32	6 : 56	11 : 34	12: 16	3 : 59	5 : 37	7 : 00
2	5 : 31	6 : 56	11 : 34	12: 17	4 : 00	5 : 38	7 : 01
3	5 : 31	6 : 55	11 : 35	12: 17	4 : 01	5 : 39	7 : 01
4	5 : 30	6 : 54	11 : 35	12: 17	4 : 01	5 : 39	7 : 02
5	5 : 30	6 : 54	11 : 35	12: 17	4 : 02	5 : 40	7 : 03
6	5 : 29	6 : 53	11 : 35	12: 17	4 : 02	5 : 41	7 : 04
7	5 : 29	6 : 52	11 : 35	12: 17	4 : 03	5 : 42	7 : 05
8	5 : 28	6 : 52	11 : 35	12: 17	4 : 04	5 : 43	7 : 05
9	5 : 28	6 : 51	11 : 36	12: 17	4 : 04	5 : 44	7 : 06
10	5 : 27	6 : 50	11 : 36	12: 17	4 : 05	5 : 44	7 : 07
11	5 : 27	6 : 49	11 : 36	12: 17	4 : 06	5 : 45	7 : 07
12	5 : 26	6 : 48	11 : 36	12: 17	4 : 07	5 : 46	7 : 08
13	5 : 26	6 : 47	11 : 36	12: 17	4 : 08	5 : 47	7 : 09
14	5 : 25	6 : 46	11 : 36	12: 17	4 : 09	5 : 48	7 : 09
15	5 : 24	6 : 45	11 : 36	12: 17	4 : 10	5 : 49	7 : 10
16	5 : 23	6 : 44	11 : 36	12: 17	4 : 11	5 : 50	7 : 11
17	5 : 22	6 : 43	11 : 36	12: 17	4 : 11	5 : 50	7 : 12
18	5 : 21	6 : 42	11 : 36	12: 17	4 : 12	5 : 51	7 : 13
19	5 : 21	6 : 41	11 : 36	12: 17	4 : 13	5 : 52	7 : 13
20	5 : 20	6 : 40	11 : 36	12: 17	4 : 14	5 : 53	7 : 14
21	5 : 19	6 : 39	11 : 36	12: 17	4 : 15	5 : 54	7 : 15
22	5 : 18	6 : 38	11 : 36	12: 17	4 : 16	5 : 55	7 : 15
23	5 : 17	6 : 37	11 : 36	12: 16	4 : 16	5 : 55	7 : 16
24	5 : 16	6 : 36	11 : 36	12: 16	4 : 17	5 : 56	7 : 17
25	5 : 15	6 : 35	11 : 36	12: 16	4 : 18	5 : 57	7 : 17
26	5 : 14	6 : 34	11 : 36	12: 16	4 : 19	5 : 58	7 : 18
27	5 : 12	6 : 33	11 : 35	12: 16	4 : 19	5 : 58	7 : 19
28	5 : 11	6 : 32	11 : 35	12: 16	4 : 20	5 : 59	7 : 20

﴿لاہور سے مشہور شہروں کا فرق﴾

آزاد کشمیر (کوٹلی) 3 منٹ بعد۔ بہاولپور، 14 منٹ بعد۔ پشاور بنوں، 12 منٹ بعد۔ حیدرآباد، 23 منٹ بعد
ڈیرہ غازی خان، 15 منٹ بعد۔ راولپنڈی، 6 منٹ بعد۔ سیالکوٹ، 3 منٹ بعد۔ سرگودھا، 6 منٹ بعد۔
ساہیوال، 6 منٹ بعد۔ فیصل آباد، 5 منٹ بعد۔ کراچی، 27 منٹ بعد۔ کوئٹہ، 28 منٹ بعد۔
گجرات، 2 منٹ بعد۔ گوجرانوالہ، 3 منٹ بعد۔ لاڑکانہ، 24 منٹ بعد۔ میانوالی، 10 منٹ بعد۔
مری، 4 منٹ بعد۔ ملتان، 11 منٹ بعد۔

نوٹ:۔ ﴿اوقات میں کسی قسم کی غلطی ہو تو ضرور آگاہ کریں تاکہ آئندہ کے لیے ازالہ کیا جاسکے۔﴾

Marfat.com

منیر احمد اینڈ برادرز

M&B مینوفیکچررز

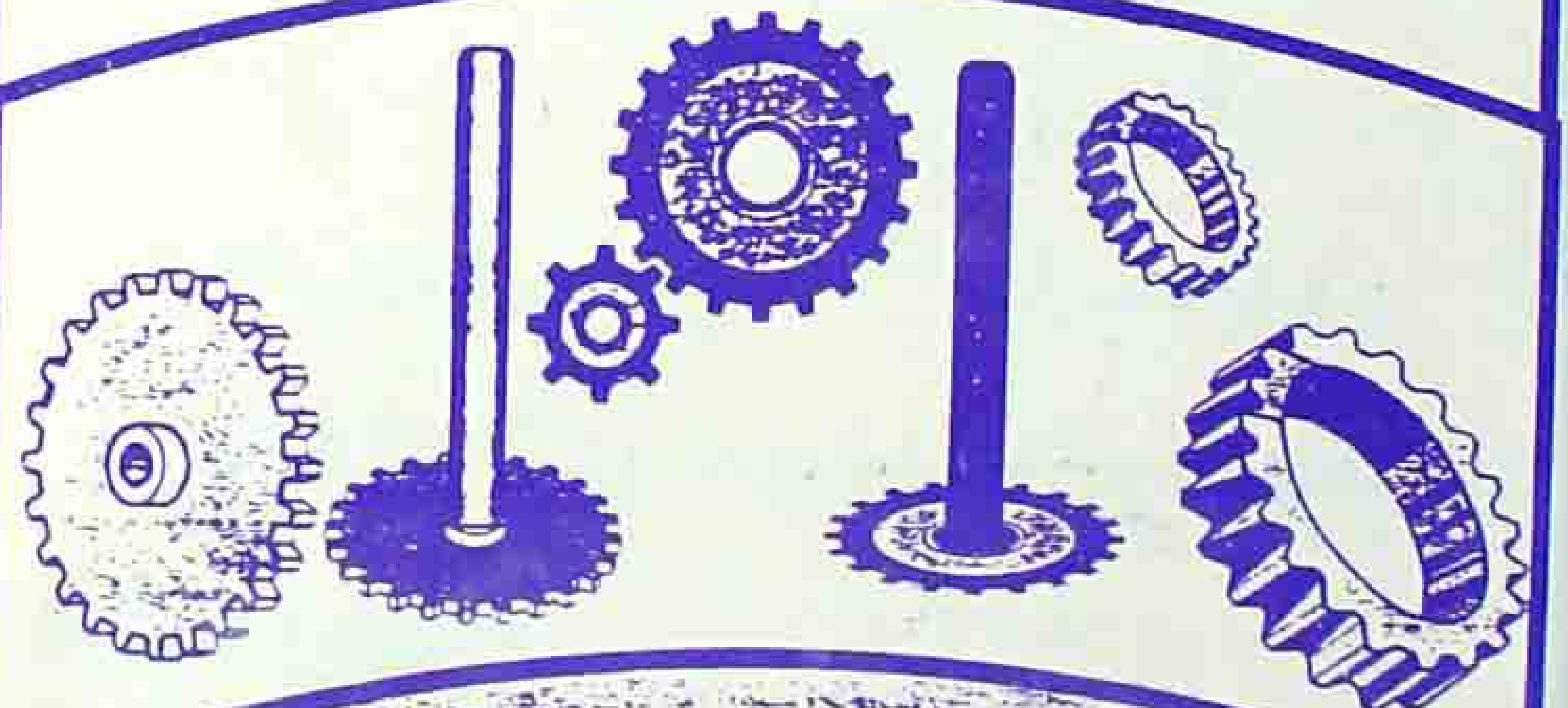

رم ایکسل ۔ رئیر ایکسل ۔ فرنٹ ایکسل برائے بیڈفورڈ
فیٹ ، فورڈ ، میسی ، بیلارس ، بس ، ٹرک و دیگر ۔ وہیکلز ،
تمام ماڈلز کے ایکسل و دیگر پارٹس آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں ۔

مُنیر احمد اینڈ برادرز پسرور روڈ، ڈسکہ

فون فیکٹری: 052-6613233 رہائش: 052-6610488 موبائل: 0300-9612876

Marfat.com

C.P.L
35

شرقپور شریف میں آستانہ عالیہ شیرِ ربانیؒ نقشبندی مجددی

زیر سرپرستی فخر المشائخ حضرت
شرقپوری نقشبندی مجددی

میاں جمیل احمد

مختلف رفاحی ادارے

- دار المبلغین حضرت میاں صاحبؒ برائے طلباء
- جامع حضرت میاں صاحبؒ برائے طالبات
- شیرِ ربانیؒ فری ڈسپنسری (جس میں ایکسرے، ای سی جی، ایمبولینس وغیرہ کا اہتمام ہے)
- فری سفری شفاخانہ

اہل ثروت حضرات وخواتین سے التماس ہے
کہ وہ ان اداروں کی سرپرستی فرما کران کو مضبوط کریں۔
خصوصاً عید الضحیٰ کے موقع پر قربانی کی کھالیں (یا ان کی فروخت سے
حاصل شدہ رقوم) ادارہ دار المبلغین حضرت میاں صاحبؒ شرقپور شریف
میں ارسال کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

الداعیان!

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری، صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری

آستانہ عالیہ، شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

PRINTED BY: SHER-ERABBANI ART PRESS

Marfat.com